Series No 23

علوم الحدیث

Uloom Ul Hadees

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

جمع وترتیب برائے ورکشاپ نوٹس: شیخ ارشد بشیر عمری مدنی

Shaikh Arshad Basheer Umari Madani

Hafiz, Aalim, Faazil (Madina University, KSA) MBA. Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean The ABM School, Hyd.

علوم الحدیث

جمع وترتیب برائے ورکشاپ نوٹس:

الشیخ ارشد بشیر مدنی سلمہ اللہ

Shaikh Arshad Basheer Madani

Hafiz, Aalim, Faazil (Madina University, KSA), MBA.

Founder & Director of AskIslamPedia.com | Chairman: Ocean The ABM School, Hyd.

+91 92906 21633 (whatsapp only)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وأصحابه أجمعين، أما بعد:

آخری نبی محمد ﷺ اللہ کے پیامبر ہیں، آپ ﷺ نے امت تک ہر وہ بات پہنچادی جو اس کی نجات اور کامیابی کے لیے ضروری تھی۔ انسان نجات اور کامیابی چاہتا ہے تو اسے قرآن و حدیث سے اپنا تعلق مضبوط کر لینا چاہیے۔ کتاب "علوم الحدیث" میں یہی کاوش کی گئی کہ حدیث کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی جائے اور اس کے علوم وفنون سے واقف کرایا جائے۔

ورکشاپ اور واٹس اپ کورس کے ذریعے اسے پڑھایا بھی جارہا ہے۔ جس سے ہزارہا طلبہ مستفید ہورہے ہیں۔ الحمدللہ

مراحل نظریۂ نصاب:

معاشرہ میں ایک گروہ ایسا بھی پایا جاتا ہے جسے حدیث سے کوئی لگاؤ نہیں، وہ صرف قرآن ہی کو کافی سمجھتا ہے جب کہ قرآن ہی میں حدیث رسول کی پیروی کرنے کی تاکید کی گئی ہے، اسی لیے معاشرے کو حدیث سے قریب کرنے کی ہماری کافی کوششیں رہی ہیں، یہ کتاب اسی کوشش کی ایک کڑی ہے، اللہ ہماری کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین!

مراحل تیاری نصاب:

الحمدللہ 103 پوائنٹس میں حدیث سے متعلق علوم کو اس کتاب میں جمع کیا گیا ہے اور ساتھ ہی قواعد بیان کیے گئے ہیں، اصطلاحات اور اس موضوع سے متعلق اہم قرآنی آیات واحادیث کو بھی جمع کیا گیا ہے۔

مراحل مراجعۂ عامہ:

علماء کمیٹی نے اس کتاب پر نظر ثانی فرمائی ہے، جگہ جگہ اپنے مفید مشوروں سے نوازا ہے جس سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہوگا ان شاءاللہ۔

ABM Workshops

مراحل مراجعۂ خاصہ:

انفرادی طور پر کئی علماء نے خصوصی توجہ کے ساتھ اس میں حذف واضافہ کیا ہے تاکہ کتاب آسان سے آسان اور مفید ترین بن جائے۔

یہ کتاب کس کے لیے:

ورکشاپ قائم کرنے اور دروس کے سلسلے کے لیے ایک نصاب کا کام دے سکتی ہے، ان شاء اللہ!

ہدیۂ تشکر:

اس موقع پر میں اپنے ساتھ دینے والے سبھی علماء اور رفقاء کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کام میں میرا بھرپور ساتھ دیا، خصوصًا شیخ عبد اللہ عمری، شیخ نورالدین عمری، شیخ عبد الرحمن عمری مدنی، شیخ مجاہد عمری، شیخ ماجد عمری اور آسک اسلام پیڈیا کی ساری ٹیم کا بے حد ممنون ومشکور ہوں، اللہ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

مجھے اس قابل بنانے والے جامعہ دارالسلام، عمرآباد، تمل ناڈو، ہندوستان اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ، سعودی عرب کے تمام اساتذہ اور ذمہ داران کا میں بے حد ممنون ومشکور ہوں جن کی مسلسل محنتوں کے نتیجے –باذن اللہ– میں اس قابل بنا کہ قارئینِ کرام کی خدمت میں قرآن کی خدمت کا ایک تحفہ پیش کرسکوں، اللہ ہمارے اور ان سب کے میزان حسنات کو ثقیل فرمادے۔ آمین!

نوٹ: جہاں میں نے مناسب سمجھا مختلف کتابوں سے کچھ اقتباسات استفادے کی غرض سے نقل کیا، اللہ تعالی سارے مؤلفین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

والسلام

الشیخ ارشد بشیر مدنی حفظہ اللہ

فاؤنڈر اینڈ ڈائریکٹر آسک اسلام پیڈیا

ABM Workshops

Section: 1

AB... ops

آداب طلبِ علم
واخلاقِ طالبِ علم

1-التخلية والتحلية : برے اخلاق سے پاکی حاصل کرنا اور اچھے اخلاق سے مزین ہونا

2-اخلاص اور اتباع

3-وقت کو غنیمت جانو

4-اعلی اخلاق سے مزین ہونا خاص طور سے علماء اور اساتذہ سے اچھے اخلاق سے پیش آنا

5-عمل بالعلم

اہمیت

سورۃ النحل (16 :44)

بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتفَكَّرُوْنَ

ہم نے انہیں معجزات اور کتابیں دے کر بھیجا تھا، اور ہم نے آپ کی طرف قرآن نازل کیا تا کہ لوگوں کے لیے واضح طور پر بیان کر دیں جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے اور تا کہ وہ غور و فکر کریں۔

ABM Workshops

1. **حدیث کا معنی**

حدیث کا لغوی معنی 'جدید' یا 'نئی چیز' ہے۔

اصطلاحا: ما اُضِيفَ إلى رَسُولِ الله صلي الله عليه وسلم مِنْ قَولٍ أو عَمَلٍ أَو تَقْرِيرٍ أَوْ صِفَةٍ خَلْقِيَّةٍ أَو صِفَةٍ خُلُقِيَّةٍ.

اصطلاح میں حدیث سے مراد ہر وہ خبر ہے جو رسول اللہ ﷺ سے منسوب کی گئی ہو، جو رسول اللہ ﷺ کے قول، فعل، تقریر (اقرار)، اخلاقی اور ذاتی صفات پر مبنی ہو۔

حوالہ: (من أطيب المنح ص6)

- حدیث کا کیا معنی ہے؟
  - جو رسول ﷺ کی طرف منسوب ہو
  - صحابی یا تابعی کی طرف منسوب ہو
- کیا رسول ﷺ کے قول و فعل کو حدیث شمار کیا جائے گا؟
- کیا ہر منسوب کی ہوئی بات حدیث رسول ﷺ ہو سکتی ہے؟ (ہاں / نہیں)
- حدیث رسول ﷺ پر عمل کرنا
  - ضروری ہے
  - سنت ہے
  - واجب ہے
  - فرض ہے

2. **سنت کا معنی**

سنت کا لغوی مفہوم، راستہ، طریقہ یا قاعدہ ہے۔

ABM Workshops

	شریعت میں جب سنت کا لفظ، قرآن کے ساتھ (قرآن و سنت) استعمال کیا جائے تو ایک ماخذِ قانون (source of law) کی حیثیت سے اس کا معنی "حدیث" کا ہوگا۔یعنی قرآن ،وحیِ جلی اور سنت، وحیِ خفی ہے۔اور "حدیث" کا لفظ "سنت" کا مترادف ہوگا۔ • سنت کا معنی و مفہوم بتایئے؟ • جب لفظ سنت قرآن کے ساتھ لایا جائے تو اس کا معنی: ○ حدیث ○ قانون شریعت ○ وحی ○ سنت مؤکدہ • حدیث رسول قائم مقام ہے۔۔۔۔۔۔(وحی جلی / وحی خفی) کے۔
.3	**سنت اور حدیث میں فرق** عموما "سنت" اور "حدیث" کے الفاظ ایک دوسرے کے مترادف کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں، لیکن بعض علماء، سنت سے مراد رسول اللہ ﷺ سے منسوب اقوال، افعال اور تقریر لیتے ہیں، چاہے وہ ثابت شدہ ہوں یا نہ ہوں۔دوسرے لفظوں میں ان کے نزدیک "حدیث" عام ہے اور "سنت" خاص۔ • حدیث اور سنت کے الفاظ کے درمیان کیا فرق ہے؟ • علمائے کرام سنت سے مراد لیتے ہیں: ○ رسول اللہ ﷺ کے افعال ○ رسول اللہ ﷺ کے اقوال ○ رسول اللہ ﷺ کے افعال و اقوال اور تقریر
.4	**سنت اور بدعت** بعض اوقات "سنت" کا لفظ "بدعت" کے مقابل (بطور متضاد) استعمال کیا جاتا ہے ایسی صورت میں "سنت" سے مراد عبادات کے وہ مشروع طریقے یا خاص ہیئتیں ہیں، جو رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین سے ثابت ہوں۔اور "بدعت" سے مراد وہ غیر مشروع عبادات اور نو ایجاد کردہ طور طریقے ہیں، جو گمراہ لوگوں نے دین کے نام پر جاری کیے ہوں اور جو سنت نبی اور سنت صحابہ سے ثابت نہیں ہیں، لیکن لوگ سنت اور شریعت سمجھ کر ان پر عمل کرتے ہیں۔

ABM Workshops

- سنت اور بدعت میں بڑا فرق کیا ہے؟
- بدعت سے مراد عبادات کا وہ طریقہ جو کسی خلیفہ یا سلف نے ایجاد کیا ہو؟
  - ہاں
  - نہیں
- گمراہ لوگ کون ہیں؟
  - دین پر عمل نہ کرنے والے
  - نیا دین ایجاد کرنے والے
  - دین کو بدلنے والے

5. **اصطلاحی سنت کی مختلف قسموں کا خلاصہ**

(1) محدثین کی اصطلاح میں، سنت کا لفظ عموما "حدیث" کا مترادف ہے، بلکہ اس میں وہ سیرت کو بھی شامل سمجھتے ہیں۔

(2) فقہاء کی اصطلاح میں، سنت کا لفظ، غیر فرض مشروع عمل کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

(3) اصولیین کی اصطلاح میں، سنت کا لفظ، رسول اللہ ﷺ کے اس قول، فعل اور تقریر کے لیے مخصوص ہے۔ جو آپ ﷺ سے بحیثیت نبی صادر ہوا ہو۔

(4) کتب عقیدہ میں سنت سے مراد صحیح عقیدہ والی کتابیں ہیں، جیسا اہل السنہ والجماعہ، اہل البدعہ والفرقہ کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ہے۔ السنہ نامی کتابیں بہت ملتی ہیں، اس سے صحیح عقیدہ کی پہچان کروانے والے ائمہ کی معتبر کتابیں مراد لی گئی جیسے: السنة للامام احمد بن حنبل، السنة لابن ابي عاصم/ للخلال/ الالكائي، شرح السنة للبربهاری۔

(5) کبھی سنت مکمل دین وشریعت کے معنے میں استعمال ہوتا ہے جیسے "من رغب عن سنتی"

(6) کبھی سنت تشیع کے بالمقابل استعمال ہوتا ہے، جیسے: اہل السنۃ اور اہل التشیع

- سنت اصطلاحی معنی میں استعمال ہوتا ہے:
  - حدیث
  - غیر فرض
  - سنت رسول ﷺ
  - عقیدہ

ABM Workshops

6. **کتابت حدیث**

- رسول اللہ ﷺ کا ابتدائی حکم

رسول اللہ ﷺ نے ابتداء میں احادیث کو صرف بیان کرنے کا حکم دیا اور کتابت سے منع فرمایا۔ مندرجہ ذیل حدیث ملاحظہ فرمایئے:

لا تكتبُوا عني .ومن كتب عني غيرَ القرآنِ فليمْحُه . وحدِّثوا عني ، ولا حرجَ . ومَن كذب علَيَّ – قال همامٌ أحسبُه قال – متعمِّدًا فليتبوأْ مقعدَه من النارِ.(مسلم:3004)

ابو سعید خذري سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری طرف سے کچھ نہ لکھو، اگر کسی نے قرآن کے علاوہ کچھ لکھا تو اسے چاہیے کہ اسے مٹادے۔ مجھ سے حدیث بیان کرو، کوئی مضائقہ نہیں۔ البتہ جس نے مجھ پر (راوی ہمام کے خیال میں آپ ﷺ نے فرمایا) جانتے بوجھتے جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

- رسول اللہ ﷺ کا آخری حکم

رسول اللہ ﷺ نے بعد میں احادیث لکھنے کی اجازت دے دی۔

اس سلسلے میں ہمیں مندرجہ ذیل حدیثیں ملتی ہیں:

اكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلاَّ حَقٌّ. (أبوداود:3646، صحہ الالبانی)

لکھو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس منہ سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔

عن عبد الله بن مسعود قال : نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا.(ترمذي:2658، صحہ الالبانی)

"اللہ تعالی اس بندے کو تروتازہ اور خوش وخرم رکھے! جس نے میری بات سنی، اسے یاد کیا اور محفوظ رکھا اور پھر دوسروں تک اسے پہنچایا۔"

ائْتُوني بكِتابٍ أكتُب لكم كتابًا لا تضِلُّوا بعدهُ .(البخاري:114)

میرے پاس لکھنے کا سامان لاؤ کہ میں تمہیں ایک ایسی بات بتاؤں جس کے بعد تم گمراہ نہ ہوگے۔

خلاصہ:

(1) تطبیق دینا لازم ہے۔ (اگر تعارض رفع کرنے کا امکان ہو تو جمع بہتر ہے رد سے)

ABM Workshops

(2) ممانعت ابتدائی حکم ہے اور اجازت اس کی ناسخ ہے۔(حافظ ابن حجر عسقلانی–فتح الباری) (3) رسول اللہ ﷺ نے ابتداء میں منع فرمایا پھر کتابت کی اجازت دی۔(ابن جوزی–رسالہ الناسخ والمنسوخ) (4) رسول اللہ ﷺ نے ابتداء میں کتابت سے منع فرمایا پھر کتابت و تقیید کی اجازت دے دی۔(ابن قتیبہ-تاویل مختلف الحدیث) (5) اس مسئلے کو ثابت کرنے کے لیے خطیب بغدادی نے "تقیید الاحادیث" کتاب لکھی۔ • کتابت حدیث سے متعلق ابتدائی حکم کیا تھا؟ • حدیث کو صحیح طور پر سن کر دوسروں تک ویسے ہی پہنچانے پر کیا فضیلت ہے؟	
نوعیت کے اعتبار سے حدیث کی قسمیں نوعیت کے اعتبار سے حدیث کی تین قسمیں ہیں: قولی، فعلی اور تقریری۔	.7
1- حدیث قولی حدیث قولی اس حدیث کو کہتے ہیں، جو رسول اللہ ﷺ کے قول پر مبنی ہو۔ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ. (المائدة:92) اطاعت کا مرحلہ قول و حکم کے بعد ہے، اس سے حدیث قولی کے ثبوت کا استنباط ہوتا ہے۔ حدیث قولی کی مثال صلاةٌ في مسجدي هذا خيرٌ من ألفِ صلاةٍ فيما سواهُ، إلا المسجدَ الحرامَ. (البخاري:1190) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنا، مسجد حرام (مکۃ المکرمہ) کے علاوہ، دوسری تمام مسجدوں میں نماز پڑھنے سے (ثواب کے اعتبار سے) ایک ہزار گنا افضل ہے۔ حدیث قولی سے مراد: جو آپ ﷺ نے کہا جو آپ ﷺ نے کیا جو آپ ﷺ نے کرنے کا حکم دیا حدیث رسول پر اطاعت کب واجب ہوگی؟	.8

ABM Workshops

.9

2- حدیث فعلی

حدیث فعلی، اس حدیث کو کہتے ہیں، جو رسول اللہ ﷺ کے عمل پر مبنی ہو۔

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي. (آل عمران:31)

حدیث فعلی کی مثال

غزَوْنا معَ النبيِّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم سبعَ غزَواتٍ أو سِتًّا، كُنَّا نأكُلُ معَه الجرادَ. (البخاري:5495)

ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات یا چھے لڑائیوں میں حصہ لیا، ہم آپ کے ساتھ ٹڈی (locusts) کھایا کرتے تھے۔

- ہر وہ حدیث جس پر رسول کا عمل ثابت ہو کیا امت کے لیے قابل عمل ہے؟

.10

3- حدیث تقریری

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. (الاحزاب:21)

حدیث تقریری، اس حدیث کو کہتے ہیں، جو رسول اللہ ﷺ کا قول یا عمل نہ ہو، بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا قول یا عمل ہو، جو آپ ﷺ کی موجودگی میں ہوا- اور آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی ہو، یا آپ ﷺ کے سامنے کسی عمل کا ذکر کیا گیا اور آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرما کر، سند جواز فراہم کر دی ہو۔ دوسرے لفظوں میں وہ عمل یا قول، جسے آپ ﷺ نے گوارا فرمایا یا برقرار رکھا۔

حدیث تقریری کی مثال

سنن ابی داوٗد کی صحیح حدیث ہے: ایک دن رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک یا غزوۂ خیبر سے واپس لوٹے (تو عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے) اس وقت گھر کی الماری پر پردہ لٹک رہا تھا۔ اچانک ہوا چلی تو عائشہ رضی اللہ عنہا کی پڑی ہوئی گڑیاؤں پر سے پردہ سرک گیا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ میری گڑیاں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ان کے درمیان میں میں کیا دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا: گھوڑا، پوچھا: اس گھوڑے کے اوپر کیا ہے؟ فرمایا: دو پر ہیں، پوچھا گھوڑا اور اس کے پر بھی! عائشہ نے جواب دیا کیا آپ نے نہیں سنا سلیمان بن داود کے گھوڑے پر والے تھے۔ عائشہ کی یہ باتیں سن کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندانِ مبارک دکھائی دینے لگے۔ (ابو داود:4932)

.11

علم روایت

یہ علم رسول اللہ ﷺ سے منسوب احادیث کی نقل و روایت پر مشتمل ہوتا ہے۔

- علم روایت سیکھنا کس طبقے کے طالب علم کے لیے مناسب ہے؟

ABM Workshops

.12	**علم درایت** ان مضامین و موضوعات پر مشتمل ہوتا ہے، جس میں راوی اور مروی (حدیث) دونوں کی قبولیت اور عدم قبولیت کا جائزہ لیا جاتاہے۔ دوسرے الفاظ میں علم درایت سے: 1- راوی کی شرطیں، روایت کی قسمیں اور روایت کے احکام کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ 2- مرویات (احادیث) کی قسموں اور ان کے معانی کے استخراج کا علم حاصل ہوتا ہے۔ • علم درایت کن چیزوں پر بحث کرتا ہے؟
.13	**السند(chain)** سند کے لغوی معنی "سہارے" کے ہیں۔ اصطلاح حدیث میں "سند" سے مراد، راویوں کا وہ سلسلہ ہے، جو تبع تابعی، تابعی، صحابی سے ہو کر اس "متن"(text)تک پہنچتاہے، جو رسول اللہ ﷺ سے منسوب ہے۔ **سلسلة الرجال الموصلة الى المتن (من اطيب المنح ص 7)** **سند کی مثال** "الأعمش عن إبراهيم، عن علقمة، عن عبد الله قال رسول الله ﷺ" ایک "سند" ہے۔ اس سند میں: a- اعمش (ت147ھ) راوی ہیں، جو اپنے استاد ابراہیم نخعی (تبع تابعی) سے روایت کرتے ہیں۔ b- ابراہیم نخعی (ت96ھ)، اپنے استاد علقمہ (تابعی) سے روایت کرتے ہیں۔ c- علقمہ (ت62ھ)، اپنے استاد عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (صحابی) سے روایت کرتے ہیں۔ d- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (ت32ھ)، رسول اللہ ﷺ (ت11ھ) سے روایت کرتے ہیں۔ • سند کی تعریف کیجیے؟ اور مثال بیان کیجیے۔
.14	**المتن(text)** متن کے لغوی معنی، زمین کا وہ سخت حصہ ہے، جو سطح سے کچھ بلند ہو۔ علم حدیث کی اصطلاح میں "متن" سے مراد کلام کا وہ حصہ ہے، جو سند کے اختتام پر شروع ہوتا ہے۔ **ما ينتهي اليه السند من الكلام** **حوالہ : (من اطيب المنح ص7)** **متن کی مثال**

ABM Workshops

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : إن رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم قال : إذا شَرِبَ الكلبُ في إناءِ أحدِكم فليغسِلْه سبعًا. (البخاري:172)

"جب کتا تمہارے کسی آدمی کے برتن میں سے پی لے تو اسے چاہیے کہ اس برتن کو سات مرتبہ دھولے"

مندرجہ بالا حدیث میں "اذا" سے لے کر "سبعا" تک کے الفاظ متن ہیں۔

- متن کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیجیے؟

15. **سلسلة الذهب امام بخاری کے پاس**

امام مالک رحمہ اللہ (179ھ)-->نافع رحمہ اللہ (117ھ)--> عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (73ھ) --> رسول اللہ ﷺ (11ھ)

16. **اصح الاسانید کا چارٹ**

مندرجہ ذیل پانچ (5) سندیں، مختلف علماء کے نزدیک صحیح ترین سمجھی جاتی ہیں۔(تدریب الراوی)

بمطابق	سند
اسحاق بن راھویہ اور احمد بن حنبل	زھری (124ھ) - سالم (106ھ) - عبد اللہ بن عمر (73ھ) عن ابیہ - محمد ﷺ (11ھ)
فلاس اور علی بن المدینی (234ھ)	ابن سیرین (110ھ) - عبیدہ بن عمرو السلمانی (72ھ) - علی (40ھ) - محمد ﷺ (11ھ)
یحیی بن معین (233ھ)	الاعمش (147ھ) - ابراہیم (96ھ) - علقمہ (62ھ) - عبد اللہ بن مسعود (32ھ) - محمد ﷺ (11ھ)
ابو بکر بن ابی شیبہ	زھری (124ھ) - علی زین العابدین (94ھ) - حسین (62ھ) - علی (40ھ) - محمد ﷺ (11ھ)
امام بخاری (255ھ)	مالک (179ھ) - نافع (117ھ) - عبد اللہ بن عمر (73ھ) - محمد ﷺ (11ھ)

ABM Workshops

.17 **بکثرت روایت کرنے والے صحابہ**

اسماء:	تعداد روایات:
ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ	5374
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما	2630
انس بن مالک رضی اللہ عنہ	2286
عائشہ رضی اللہ عنہا	2210
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما	1540
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما	1660
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ	1170

.18 **بکثرت روایت کرنے والے تابعین**

عامر شعبی رحمہ اللہ، شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ، عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ، عکرمہ رحمہ اللہ مولی ابن عباس رضی اللہ عنہما، سعید بن جبیر رحمہ اللہ، سعید بن مسیب رحمہ اللہ، حسن بصری رحمہ اللہ اور الامام الزہری وغیرہم

19- مصطلح الحدیث سے متعلق کتب

1 -المحدث الفاصل بين الراوي والواعي:

القاضي أبو محمد الحسن بن عبد الرحمن بن خلاد الرامهرمزي المتوفى سنة ٣٦٠هـ

2 -معرفة علوم الحديث:

أبو عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري، المتوفى سنة ٤٠٥هـ

3 - الكفاية في علم الرواية:

أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي، المشهور، المتوفى سنة ٤٦٣هـ،

4 -الجامع لأخلاق الرواي وآداب السامع:

الخطيب البغدادي ،

Workshops

5 -علوم الحديث:

أبو عمرو عثمان بن عبد الرحمن الشهرزوري، المشهور بابن الصلاح، المتوفى سنة ٦٤٣هـ،

6 -التقريب والتيسير لمعرفة سنن البشير النذير:

محيي الدين يحيى بن شرف النووي، المتوفى سنة ٦٧٦هـ،

7 -تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي:

جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي، المتوفى سنة ٩١١هـ،

8 -نظم الدرر في علم الأثر:(ألفية الحديث)

زين الدين عبد الرحيم بن الحسين العراقي، المتوفى سنة ٨٠٦هـ،

9 -فتح المغيث في شرح ألفية الحديث:

محمد بن عبد الرحمن السخاوي، المتوفى سنة٩٠٢ﮬ

10 -نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر:

الحافظ ابن حجر العسقلاني، المتوفى سنة ٨٥٢هـ، "نزهة النظر شرح نخبة الفكر"

11 -المنظومة البيقونية:

عمر بن محمد البيقوني، المتوفى سنة ١٠٨٠هـ،

12 -قواعد التحديث:

محمد جمال الدين القاسمي، المتوفى سنة ١٣٣٢هـ

فجزى الله الجميع عنا وعن المسلمين خير الجزاء.

20

کتب ستہ کی تعداد روایات

اسماء	صحیح بخاری	صحیح مسلم	جامع ترمذی	سنن ابوداود	سنن نسائی	سنن ابن ماجہ
تعداد احادیث	2602 (ابن حجر) ولکن مع التکرا ر 7563(فؤاد) متفق علیھا 1906(فؤاد عبد الباقی) عدد احادیث الصحیحین بدون تکرار 2980 (ملتقی اھل الحدیث کی ایک تحقیق) 2507 (شیخ یحیی کی تحقیق)(1)	3033 (فؤاد) ولکن مع التکرار مع الشواھد والمتابعات 7385 (مشھور حسن)	3956	5274	5761	4341
صحیح	7563	7385	3101	4393	5314	3503
ضعیف	0	0	832	1127	447	948
بمطابق	فؤاد عبد الباقی(2)	فؤاد عبد الباقی(3)	شیخ البانی	شیخ البانی	شیخ البانی	شیخ البانی

(1)

تحقيق الشيخ يحيى اليحيى

1-عدد الأحاديث التي اتفق عليهما البخاري ومسلم 1519 حديثاً هذا رقم آخر حديثٍ ذكره في المجلد الرابع

2 -عدد الأحاديث التي انفرد بها البخاري دون مسلم هو 414 حديثاً هذا رقم آخر حديثٍ ذكره في المجلد الخامس

3 -عدد الأحاديث التي انفرد بها مسلم دون البخاري هو 574 حديثاً هذا رقم آخر حديثٍ ذكره في المجلد السادس

4 -وهذا يعني أن عدد أحاديث البخاري هو 1933 حديثاً وهو مجموع المتفق عليه 1519 والذي انفرد به البخاري دون مسلم 414

5 -وهذا يعني أن عدد أحاديث مسلم 2093 وهو مجموع المتفق عليه 1519 وما انفرد به مسلم دون البخاري 574

6 -وعليه فمجموع ما انفرد بها الشيخان دون أحدهما الآخر هو 988 حديثاً وهو مجموع ما انفرد به البخاري دون مسلم 414 وما انفرد به مسلم دون البخاري 574

7- فعليه يكون عدد الأحاديث التي في الصحيحين دون المكرر هو 2507 حديثاً وهو مجموع المتفق عليه 1519 وما انفرد به احدهما دون الا 988

(2)

[هل فعلا ظهر خلاف بين ابن حجر و النووي حول عدد أحاديث البخاري

-[ضفيري عزالدين]ـــــ[05 - 10 - 06, 03:33 م]-

و هذا الأمر مثبت في هدي الساري فهل من اقوال للعلماء في موضوع الخلاف الحاصل بين ابن حجر و النووي في عدد الأحاديث؟؟؟؟ و جزاكم الله خيرا.

-[أبو حازم الكاتب]ـــــ[07 - 10 - 06, 07:57 ص]-

بسم الله الرحمن الرحيم

والصلاة والسلام على رسول الله وبعد:

قال النووي _ رحمه الله _ في كتابه التقريب (1/ 102 مع تدريب الراوي): (وجملة ما في البخاري سبعة آلاف وما نتان وخمسة وسبعون حديثاً بالمكررة وبحذف المكررة أربعة آلاف) وقد تابع النووي في ذلك ابن الصلاح في مقدمته وهو _ أي النووي _ هنا اطلق الأحاديث ولم يقيدها بالمسندة بينما في شرح البخاري قال: (جملة ما في صحيح البخاري من الأحاديث المسندة سبعة آلاف ومائتان وسبعون حديثاً بالأحاديث المكررة، وبحذف المكررة نحو أربعة آلاف) وتبعهما على هذا ابن الملقن في المقنع (1/ 64) وعلق الحافظ على كلام النووي الأخير بقوله: (فأخرج بقوله (المسندة) الأحاديث المعلقة وما أورده في التراجم والمتابعة وبيان الاختلاف بغير إسناد موصل فكل ذلك خرج بقوله (المسندة) بخلاف اطلاق ابن الصلاح) ثم بين الحافظ ما اختاره في عدد مافي صحيح البخاري فقال: (جميع ما في صحيح البخاري من المتون الموصولة بلا تكرير على التحرير ألفا حديث وستمائة حديث وحديثان ومن المتون المعلقة المرفوعة التي لم يوصلها في موضع آخر من الجامع المذكور مائة وتسعة وخمسون حديثا فجميع ذلك ألفا حديث وسبعمائة وأحد وستون حديثا) ثم قال: (فجملة ما في الكتاب من التعاليق ألف وثلاث مائة واحد وأربعون حديثا وأكثرها مكرر مخرج في الكتاب أصول متونه وليس فيه من المتون التي لم تخرج في الكتاب ولو من طريق أخرى إلا مائة وستون حديثا قد أفردتها في كتاب مفرد لطيف متصلة الأسانيد إلى من علق عنه وجملة ما فيه من المتابعات والتنبيه على اختلاف الروايات ثلاثمائة واحد وأربعون حديثا فجميع ما في الكتاب على هذا بالمكرر تسعة آلاف واثنان وثمانون حديثا وهذه العدة خارج عن الموقوفات على الصحابة والمقطوعات عن التابعين فمن بعدهم وقد استوعبت وصل جميع ذلك في كتاب تعليق التعليق وهذا الذي حررته من عدة ما في صحيح البخاري تحرير بالغ فتح الله به لا أعلم من تقدمني إليه وأنا مقر بعدم العصمة من السهو والخطأ والله المستعان) (ص 469)

وعلل العراقي الاختلاف في تعداد ما في البخاري معلقا على تعداد ابن الصلاح والنووي بقوله: (هذا مسلم في رواية الفربري، وأما رواية حماد بن شاكر فهي دون رواية الفربري بمائتي حديث، ورواية إبراهيم ابن معقل دونهما بثلاثمائة) التبصرة (1/ 47)

لكن الحافظ ابن حجر تعقب العراقي بقوله هذا فقال: (إن عدة احاديث البخاري في رواية الثلاثة سواء، وإنما حصل الاشتباه من جهة أن الأخيرين فاتهما من سماع الصحيح على البخاري ما ذكر من آخر الكتاب فروياه بالإجازة فالنقص إنما هو في السماع لا في الكتاب) النكت (1/ 294) على كتاب ابن الصلاح

ثم إن الحافظ علل سبب الاختلاف فقال: (تأولته على أنه يحتمل أن يكون العاد الأول الذي قلدوه في ذلك كان إذا رأى الحديث مطولا في موضع ومختصرا في موضع آخر يظن أن المختصر غير المطول إما لبعد العهد به أو لقلة المعرفة بالصناعة ففي الكتاب من هذا النمط شيء كثير وحينئذ يتبين السبب في تفاوت ما بين العددين والله الموفق) هدي الساري (ص 477)

-[ضفيري عزالدين]ــــــ[08 - 10 - 06, 01:10 ص]-

جزاك الله خيرا.

-[محمد الأمين]ــــــ[17 - 04 - 08, 07:49 ص]-

بين الحافظ ما اختاره في عدد مافي صحيح البخاري فقال: (جميع ما في صحيح البخاري من المتون الموصولة بلا تكرير على التحرير 2602

(ومن المتون المعلقة المرفوعة التي لم يوصلها في موضع آخر من الجامع المذكور 195 حديثا فجميع ذلك 2761 حديثا

ثم قال: (فجميع ما في الكتاب على هذا بالمكرر 9082 حديثا وهذه العدة خارج عن الموقوفات على الصحابة والمقطوعات عن التابعين فمن بعدهم وقد استوعبت وصل جميع ذلك في كتاب تعليق التعليق وهذا الذي حررته من عدة ما في صحيح البخاري تحرير بالغ فتح الله به لا أعلم من تقدمني إليه وأنا مقر بعدم العصمة من السهو والخطأ والله المستعان) (ص 469)

هذه الأرقام التي ذكرها ابن حجر تبدو أصح بكثير مما ذكر غيره والله أعلم

https://al-maktaba.org/book/31615/6671

(3)

قال فضيلة الشيخ مشهور بن حسن آل سلمان - حفظه الرحمن - في شرح (الكافي في علوم الحديث) (ص 145) بعد أن ذكر أخطاء الأستاذ محمد فؤاد عبدالباقي - رحمه الله - في طريقة عدّه لأحاديث صحيح مسلم:

)وهذا الذي ذكرته هنا - أي من الأخطاء التي وقع فيها - غيض من فيض ، يدل على عدم الاعتداد بترقيم محمد فؤاد عبدالباقي لـ(صحيح مسلم) وأنه بحاجة إلى ترقيم جديد ، وأن ما فيه من عدد (3033) من غير تكرار ليس بدقيق ، إذ لم يحصر المكرر ، ومنه يظهر ما في قوله في (خاتمة) طبعته من "صحيح مسلم" (5 / 601) عن عدد الأحاديث من غير تكرار:

)وهو عمل ما سبقني إليه أحد من جميع المشتغلين بهذا الصحيح ، يرتكز على أساس سليم ، فجئتُ أنا بهذا الحصر كي أضع ، إذ كان جُلّ جهدهم أن يطلقوا عدداً ما ورقماً تخميناً وارتجالاً ، لا حداً حاسماً فاصلاً لهذا الاضطراب والللبلة ، والحمد لله. (

قلت : يا ليته فعل ! فالأمثلة المتقدمة تدلل على ذلك بوضح ، ويزيده ظهوراً ؛ ما جعله (متابعات) و (شواهد) . فهو لم يقم على أصل سليم ، ووقع فيه (بلبلة) و (اضطراب) ، ومن المعلوم أن مقصد عبد الباقي ترقيم الكتب والأبواب والأحاديث لتتطابق مع (المعجم المفهرس لألفاظ الحديث) الذي وضعه د . آبي فنسنك . وبمقارنة الجدول الذي وضعه في (ص هـ) في مطلع كتابه (مفتاح كنوز السنة) من ذكره لعدد الأحاديث في كل كتاب من كتب (صحيح مسلم) مع ترقيم محمد فؤاد عبدالباقي نجد فروقاً تدلل على (اضطراب) و (بلبلة) ، مثل (كتاب النكاح) فعدد أحاديثه عند عبدالباقي (143) حديثاً ، بينما عند فنسنك (110) أحاديث ، و (كتاب الرضاع) عند الأول (63) حديثاً ، بينما عند الآخر (134) ؛ و (كتاب الطلاق) عند الأول (67) حديثاً ، بينما عند فنسنك (32) حديثاً ؛ و (كتاب الفرائض) عند عبدالباقي (17) حديثاً ، وعند الآخر (21) حديثاً.

بينما نقص ترقيم عبدالباقي حديثاً واحداً عن ترقيم الآخر في كل من الكتب : (الجنائز) و (العتق) و (الذكر والدعاء) و (التوبة).

وأخيراً ؛ بقي بعد هذا كله : معرفة عدد ما في (صحيح مسلم) من الأحاديث بالمكرر ، وهذا سهل ، ويمكن ضبطه ، ذلك لما كان الشيخ محمد فؤاد عبدالباقي قد وضع رقماً للحديث يدل على موقعه في الكتاب الذي فيه ـ وتسلسل هذا الرقم في الكتاب الواحد ـ ؛ سهل تجميع عدد أحاديثكل كتاب ، وبجمع هذه الأعداد يكون عدد ما في (صحيح مسلم) من الأحاديث المكررة (5770) حديثاً ، عدا أحاديث المقدمة ، وفيها سبعة أحاديث أصول في عدّ الشيخ محمد فؤاد رحمه الله تعالى.

ABM Works

إلا أن الترقيم الذي وضعه الشيخ محمد فؤاد للأحاديث الأصول في الباب دون المتابعات والشواهد ،وبتتبع عددها مفردة تبلغ (1615) حديثاً ، عدا المقدمة ، وفيها ثلاثة.
وعلى ضوء ما سبق يكون عدد أحاديث هذا (الصحيح) بالمكرر ومع الشواهد والمتابعات (7395) حديثاً ، عدا أحاديث المقدمة ، وهي عشرة ، والله تعالى أعلم.
ونكون بذلك قد قطعنا الاضطراب والبلبلة في عدد أحاديث هذا الكتاب ، والحمد لله الموفق للصواب
https://kulalsalafiyeen.com/vb/showthread.php?t=51793

21

أصحاب کتب ستہ

اسماء	پیدائش ووفات	چند معروف اساتذہ	چند معروف تلامذہ
بخاری، محمد بن اسماعیل	194ھ/256ھ	احمد بن حنبل، علی بن المدینی، یحی بن معین	مسلم، ترمذی، (ابو زرعہ رازی، ابو حاتم رازی ھما من الاقران)
مسلم بن الحجاج القشیری، ابو الحسین	204ھ/261ھ	احمد بن حنبل، بخاری، یحی بن معین	ترمذی، عبد الرحمن بن ابو حاتم رازی
ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی ابو عبداللہ	209ھ/273ھ	ابو بکر بن ابی شعبہ، ابراھیم بن منذر، ابوزرعہ	ابراھیم بن دینار، جعفر بن ادریس
ابو داود، سلیمان بن اشعث السجستانی	202ھ/275ھ	احمد بن حنبل، ابو بکر بن ابی شعبہ، اسحق بن راہویہ	ترمذی، عبد الرحمن بن خلاد رامہرمزی
ترمذی، محمد بن عیسی ابو عیسی	209ھ/279ھ	بخاری، مسلم، قتیبہ بن سعید، ابراھیم الھروی	حماد بن شاکر الوارق، حسین بن یوسف الفربری
نسائی، احمد بن شعیب ابو عبد الرحمن	215ھ/303ھ	بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی	ابو جعفر طحاوی، اَبو القاسم الطبرانی

22

تعدد طرق کے اعتبار سے حدیث کی قسمیں

تعدد طرق کے اعتبار سے حدیث کی دو قسمیں ہیں:

1- متواترہ (خبر متواتر)

2- آحاد (خبر واحد)

تعدد طرق کے اعتبار سے حدیث کی کتنی قسمیں ہیں؟

ABM Workshops

23	**اخبار متواترۃ** اخبار متواترہ ان حدیثوں کو کہتے ہیں، جنہیں ہر دور میں (یعنی سند کے آغاز، وسط اور آخر میں) اتنی بڑی تعداد میں روایت کیا گیا ہو کہ ان کی غلط بیانی اور جھوٹ پر متفق ہونا ممکن نہ ہو۔ حدیث متواتر میں، ہر طبقے کے راویوں کی زیادہ سے زیادہ اور کم از کم تعداد کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ ہر دور میں کم سے کم دس راویوں کا ہونا ضروری ہے۔(امام سیوطی نے ترجیح دی) ایک قول یہ ہے کہ ہر دور اور طبقہ میں کثیر تعداد ہو لیکن کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ کا عدد متعین نہیں –(ابن حجر، ابو الاشبال) عدد مقصود نہیں یقین مطلوب ہے مع کثرتِ عدد – حدیث متواتر کی دو قسمیں ہیں۔ متواتر لفظی اور متواتر معنوی۔ • اخبار متواتر کی حدیث میں کتنی تعداد ہونا ضروری ہے؟
24	**متواتر لفظی** متواتر لفظی، وہ حدیث ہے، جس کے الفاظ اور معنی دونوں متواتر ہوتے ہیں۔ اس کی مثالیں یہ ہیں۔ 1- مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔(بخاری:110) جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں کر لے۔ اس حدیث کو ستر 70 سے زیادہ صحابہ نے روایت کیا ہے۔ 2- موزوں پر مسح کی حدیث بھی، ایک متواتر لفظی ہے۔ • متواتر لفظی کی کوئی مثال بیان کیجیے؟ • اگر کوئی جان بوجھ کر کوئی حدیث گھڑے تو اس کا حکم کیا ہے؟
25	**متواتر معنوی** متواتر معنوی، وہ حدیث ہے، جس کے معانی متواتر ہوں، لیکن الفاظ میں تواتر نہ پایا جاتا ہو۔ مثلاً: دعا کے لیے دونوں ہاتھوں کا اوپر اٹھانا۔ اس بارے میں کئی حدیثیں ہیں، لیکن ان کے الفاظ مختلف ہیں۔ لیکن ان تمام حدیثوں کا مفہوم یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھاتے تھے۔ • متواتر معنوی کی کوئی حدیث بیان کیجیے؟

ABM Workshops

26	**اخبار آحاد** اخبار آحاد، ان حدیثوں کو کہتے ہیں، جو اخبار متواترہ کی شرائط پر پوری نہ اترتی ہوں یا تعداد میں تواتر کی حد تک نہ پہنچے۔ خبر واحد کی تین قسمیں ہیں: 1- حدیث مشہور: جس کے راویوں کی تعداد، کسی دور یا طبقے میں تین ہو یا اس سے زیادہ عدد میں ہوں مگر تواتر کی حد تک نہ پہنچیں۔ اور اسے مستفیض بھی کہا جاتا ہے۔ 2- حدیث عزیز: جس کے راویوں کی تعداد، کسی دور یا طبقے میں دو ہو۔ 3- حدیث غریب: جس کے راویوں کی تعداد، کسی دور یا طبقے میں ایک ہو۔ اور اسے فرد بھی کہتے ہیں۔
27	**نسبت کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم**

حدیث قدسی	حدیث مرفوع	حدیث موقوف	حدیث مقطوع
اللہ سے منسوب	رسول ﷺ سے منسوب	صحابی سے منسوب	تابعی یا تبع تابعی سے منسوب

28	**1۔ حدیث قدسی** حدیث قدسی، رسول اللہ ﷺ سے منسوب اس روایت کو کہتے ہیں، جس میں رسول اللہ ﷺ روایت کو، اللہ تعالی سے منسوب کرتے ہیں۔ حدیث قدسی میں اللہ تعالی کے لیے متکلم کا صیغہ (first person) استعمال کیا جاتا ہے، ان احادیث کی تعداد، دو سو (200) سے زیادہ نہیں ہے۔ • حدیث قدسی کی کوئی مثال بیان کیجیے۔ • حدیث قدسی کہتے ہیں: ○ اللہ کی بات ○ رسول اللہ کی بات ○ صحابی کی بات ○ اسلاف کی باتیں
29	**قرآن اور حدیث قدسی میں فرق** (1) قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور اس کے الفاظ و معنی اللہ کی طرف سے ہیں–جب کہ حدیث قدسی میں مفہوم اللہ تعالی کی طرف سے ہوتا ہے اور الفاظ اللہ کے نبی ﷺ کے ہوتے ہیں۔

ABM Workshops

	(2) قرآن کی تلاوت سے صلاۃ ادا کی جاتی ہے جب کہ حدیث قدسی سے صلاۃ کی قراءت نہیں کی جاتی (ویسے نیکی کا کام ہے)۔ گویا قرآن وحی متلو ہے اور حدیث قدسی وحی غیر متلو ہے۔ (3) قرآن کے ثبوت کے لیے امت کا اتفاق اور تواتر کا ہونا شرط ہے مگر حدیث قدسی کے لیے یہ شرط نہیں ہے۔ (4) قرآن مجید جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے نازل ہوا ہے مگر حدیث قدسی میں اس فرشتے کا واسطہ اور ذریعہ ہونا ضروری نہیں۔ (5) قرآن معجزہ ہے اور حدیث قدسی معجزہ نہیں ہے۔ • قرآن اور حدیث قدسی میں بنیادی فرق کیا کیا ہے؟
30	**2۔حدیث مرفوع** علم حدیث کی اصطلاح میں مرفوع حدیث سے مراد، وہ قول، فعل یا تقریر اور صفت ہے جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ سے کی گئی ہو صراحةً یا حکماً۔ حدیث مرفوع صحیح، حسن، ضعیف اور موضوع بھی ہو سکتی ہے۔ • مرفوع حدیث سے کیا مراد ہے؟ اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟
31	**3۔حدیث موقوف** علم حدیث کی اصطلاح میں "موقوف" سے مراد وہ قول، فعل یا تقریر ہے، جس کی نسبت کسی صحابی کی طرف کی گئی ہو۔ حدیث موقوف: صحیح، حسن، ضعیف اور موضوع بھی ہو سکتی ہے۔ حدیث موقوف فعلی کی مثال: أم ابن عباس وهو متيمم -(بخاری، کتاب التیمم، باب 6) "ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تیمم کی حالت میں نماز کی امامت کی۔" یہ عمل، ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فعل ہے، رسول اللہ ﷺ کا نہیں، لہذا یہ حدیث موقوف ہے۔ حدیث موقوف تقریری کی مثال: "فعلت كذا أمام أحد الصحابة ولم ينكر علي" "میں نے یہ کام، ایک صحابی کے سامنے کیا اور انھوں نے اس پر مجھے نہیں ٹوکا۔" • موقوف حدیث پر عمل کرنا کیسا ہے؟
32	**4۔حدیث مقطوع** علم حدیث کی اصطلاح میں "مقطوع" اس قول کو کہتے ہیں، جس کی نسبت "کسی تابعی" یا اس سے نیچے کے کسی شخص کی طرف کی گئی ہو۔ اس حدیث کا مضمون (متن) کسی تابعی یا اس سے نیچے کے شخص کی طرف منسوب ہوتا ہو۔

ABM Workshops

حدیث مقطوع کی مثال:

ابراہیم بن منتشر کا قول ہے کہ "مسروق تابعی اپنے گھر والوں کے درمیان پردہ لٹکا کر، اس طرح نماز میں مشغول ہو جاتے کہ انہیں اپنے گھر والوں کی سرگرمیوں کا علم نہ ہوتا"

یہ حدیث، مسروق (63ھ) کے عمل کے بارے میں ہے۔ جو ایک مشہور تابعی ہیں اور مشہور صحابی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

- مقطوع حدیث کی مثال لکھیے۔

33-تعریفات عربی زبان میں

تَعْرِيفُ الْمُتَوَاتِر:

مَا رَوَاهُ عَدَدٌ كَثِيرٌ عَنْ مِثْلِهِمْ، بِحَيْثُ تُحِيلُ اَلْعَادَةُ تَوَاطُؤَهُمْ وَتَوَافُقَهُمْ عَلَى اَلْكَذِبِ وَأَسْنَدُوهُ إِلَى شَيْءٍ مَحْسُوسٍ.

1. نزهة النظر (ص 56)

النُقْطَةُ الأُوْلى: الْعَدَدُ الْكَثِيرُ (الرَّاجِحُ عَدْمُ التَّعْيِيْن)

النقطة الثانية: أَنْ تكُوْنَ هَذِهِ الْكَثْرةُ فِي جَمِيعِ الطَّبَقَاتِ

النقطة الثالثة: تُحِيْلُ الْعَادَةُ تَوَاطُؤَهُمْ عَلَى الْكَذِبِ

النقطة الرابعة: مُسْتَنَدُ خَبرِهِم الحِسُّ كَقَوِلِ الرَّاوِى: سَمِعْتُ أَوْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

2. مِنْ أَطْيَبِ المِنَح (ص 8)

ABM Workshops

تعريف الآحاد

1. مَا لَمَ يَجْمَعْ شُرُوطَ الْمُتَوَاتِرِ

ابن حجر: نُزْهَةُ النَّظَر (ص 70–71)،

2. مَا لَمْ تَتَوَفَّرْ فِيْهِ شُرُوطُ الْمُتَوَاتِر. (من أطيب المنح ص: 9)

الملاحظة: وَهُوَ يُفِيْدُ الظَّنَ وَقِيْلَ الْعِلْمُ، وَأَمَّا الْعَمَلُ بِهِ فَهُوَ مُتَعَيَّنٌ قَطْعاً.

ABM Workshops

تعريف الغَرِيْب

1. مَا تَفَرَّدَ بِرِوَايَتِهِ شَخْصٌ وَاحِدٌ. (نزهة النظر ص: 78)

2. مَا رَوَاهُ رَاوٍ وَاحِدٌ وَيُسَمَّى الْفَرْدُ. (من أطيب المنح ص: 11)

تعريف الْعَزِيْز

1. مَا رَوَاهُ اِثْنَانِ فِي أَيِّ طَبَقَةٍ مِنَ طَبَقَاتِ الإِسْنَادِ. (فتح المغيث: 3/385-386)

2. مَا يَرْوِيْهِ اِثْنَانِ وَلَوْ فِي طَبَقَةٍ. (من أطيب المنح ص: 10)

تعريف المَشْهُوْر

1. مَا رَوَاهُ ثَلَاثَةٌ فَأَكْثَر مَا لَمْ يَبْلُغْ حَدَّ التَّوَاتُرِ. (فتح المغيث: 3/389)، (من أطيب المنح ص: 10)

ABM Workshops

الحديث القدسى

1. مَا أَضَافَهُ النَّبِيُّ ﷺ اِلَى رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِمَّا سِوَى الْقُرْآنِ. (كتاب المصطلح للجربوع: 58)

2. مَا نُقِلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ اِسْنَادِهِ اِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ (من أطيب المنح ص: 6)

الحديث المرفوع

مَا أُضِيْفَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ تَقْرِيْرٍ (زَادَ بَعْضُهُمْ : أَوْ صِفَةٍ). (نزهة النظر ص: 140، فتح الباقي للأنصاري)

مَا أُضِيْفَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ تَقْرِيْرٍ صَرِيْحاً أَوْ حُكْمًا. (من أطيب المنح ص: 6)

الحديث الموقوف

مَا يَرْوِيْهِ عَنِ الصَّحَابَةِ مِنْ أَقْوَالِهِمْ وَأَفْعَالِهِمْ وَتَقْرِيْرَاتِهِمْ. (نزهة النظر ص: 148)

مَا أُضِيْفَ اِلَى الصَّحَابَةِ مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ تَقْرِيْرٍ. (من أطيب المنح ص: 47)

الحديث المقطوع

مَا انْتَهَى اِلَى التَّابِعِيْنَ أَوْ مَنْ دُوْنَهُمْ مِنْ أَقْوَالِهِمْ أَوْ أَفْعَالِهِم. (نزهة النظر ص: 154)

مَا أُضِيْفَ اِلَى التَّابِعِيْنَ أَوْ مَنْ دُوْنَهُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ. (من أطيب المنح ص: 48)

ABWorkshops

Section: 2

ABC Apps

.1	# قبولیت اور عدم قبولیت کے اعتبار سے احادیث کی قسمیں 1۔ مقبول (ثابت): صحیح، حسن 2۔ مردود (غیر ثابت): ضعیف، موضوع مقبول حدیث کسے کہتے ہیں؟ اور کوئی حدیث مردود کب کہلاتی ہے؟
.2	**حدیث صحیح کی تعریف** ما اتصل سنده، بنقل العدل الضابط عن مثله الى منتهاه من غير شذوذ ولا علة علم حدیث کی اصطلاح میں صحیح حدیث وہ حدیث ہے، (1) جس کی سند "متصل" ہو۔ اور جو (2) "عدل راویوں" اور (3) "ضابط راویوں" سے منتقل ہوتے ہوئے اپنی انتہا تک پہنچ جائے، (4) جس میں نہ "شذوذ" ہوں اور (5) نہ "علت"۔ بعض علماء نے "تام الضبط" کا اضافہ لازمی سمجھا ہے، تاکہ صحیح اور حسن میں فرق ہو جائے۔ تام الضبط صحیح کا حکم فراہم کرتا ہے اور خفیف الضبط حسن کا حکم فراہم کرتا ہے۔
.3	کسی حدیث کے "صحیح" ہونے کے لیے پانچ (5) شرائط ہیں: 1- اتصال سند ہو: ہر راوی نے، اپنے پیش رو کے واسطے سے حدیث حاصل کی ہو۔

ABM Workshops

2- العدالۃ: راوی عدل ہوں، ہر راوی کے تمام راوی عقل مند، بالغ اور مسلمان ہوں-فاجر نہ ہوں۔

3- تام الضبط: راوی حافظ ہوں، ہر راوی میں قوت ضبط و حفظ ہو، سینے یا صحیفے میں ثبت ہو۔

4- شذوذ نہ ہوں: ثقہ راوی، کسی دوسرے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت نہ کرتے ہوں۔

5- علت نہ ہو: حدیث میں کوئی مخفی نقص نہ پایا جائے۔(جو بظاہر نظر نہ آئے)یعنی حدیث، معلول نہ ہو۔

- کسی بھی حدیث کی مقبولیت کے لیے کتنی شرطیں ہونالازم ہے؟ بیان کیجیے۔

شرح البيقونية

الحديث الصحيح وشروطه

قوله رحمه الله :

أولها الصحيح وهو ما اتصل *** إسناده ولم يُشَذَّ أو يُعَل

ABM Workshops

أي :أول هذه الأقسام هو »الحديث الصحيح«، وقد قدم الصحيح؛ لأنه أشرف أقسام الحديث، والصحيح لغة :السليم؛ قال السيوطي :الصحيح فعيل بمعنى فاعل من الصحة، وهي حقيقة في الأجسام، واستعمالها هنا مجاز واستعارة تبعية.[1]

وقال السخاوي» :لغة ضد المكسور والسقيم«.[2]

والصحيح اصطلاحًا: هو ما اتصل إسناده بنقل العَدل الضابط عن مثله إلى منتهاه من غير شذوذ ولا عِلة.

عرفه ابن الصلاح فقال :الحديث الصحيح هو الحديث المسند الذي يتصل إسناده بنقل العَدْل الضابط عن العدل الضابط إلى منتهاه، ولا يكون شاذًّا ولا معلًّا.[3]

وعرفه الحافظ ابن حجر فقال :خبر الآحاد بنقل عدلٍ تام الضبط متصل السند غير معلل ولا شاذ هو الصحيح لذاته.[4]

وعرفه الزبيدي فقال» :الحديث الصحيح وهو ما اتصل سنده بحيث يكون كل واحد من رجاله سمعه من شيخه من أول السند إلى أن ينتهي إلى النبي صلى الله عليه وسلم أو الصحابي، أو من دونه مع شرط العدالة والضبط التام، حفظًا أو كتابةً، بلا شذوذ ولا علة قادحة«.[5]

شروط الحديث الصحيح خمسة شروط:

1- الاتصال)اتصال الإسناد(.

ABM Workshops

2- عدم الشذوذ.

3- عدم العلة.

4- العدالة.

5- الضبط.

أما اتصال الإسناد:

فالسند: هو سلسلة الرجال الموصلة إلى المتن.

ومعنى الاتصال: أن يروي كل راوٍ عمن فوقه وقد لقِيه إلى أن يصل إلى الصحابي الذي سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ويمكن أن نقول: هو سماع كل راوٍ من الراوي الذي يليه.

وخرج بقيد اتصال السند: المنقطع ومن أنواع المنقطع: المعضل، والمرسل، والمعلق.

وسيأتي معنا أن المنقطع أنواع؛ منها:

المعضل: وهو ما سقط من وسطه اثنان متواليان.

والمرسل: ما سقط منه راوٍ أو أكثر من آخر الإسناد.

والمعلق: ما سقط من أول الإسناد راوٍ أو أكثر.

ABM Workshops

مثال الحديث الصحيح :قال البخاري رحمه الله في صحيحه :حدثنا عبدالله بن يوسف، قال أخبرنا مالك عن ابن شهاب عن محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه قال :سمعتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ في المغرب بالطور.[6]

والصحيح ينقسم إلى قسمين:

1- صحيح لذاته.

2- صحيح لغيره.

أما الصحيح لذاته فقد تقدم معنا تعريفه وهو :ما اتصل سنده بنقل العَدْل الضابط عن مثله إلى منتهاه من غير شذوذ ولا علة.[7]

أما الصحيح لغيره: فهو الحسن لذاته إذا روِي من طريق آخر مثله أو أقوى منه، وسمي صحيحًا لغيره؛ لأن الصحة لم تأت من ذات السند، وإنما جاءت من انضمام غيره له.[8]

ABM Workshops

مثال الصحيح لغيره :ما رواه الترمذي من طريق إسرائيل عن عامر بن شقيق عن أبي وائل عن عثمان بن عفان رضي الله عنه قال :إن النبي صلى الله عليه وسلم كان يخلل لحيته.

تفرد به عامر بن شقيق وقد قواه البخاري والنسائي وابن حبان، وليَّنه ابن معين وأبو حاتم، وحكم البخاري فيما حكاه الترمذي في العلل بأن حديثه هذا حسن، وكذا قال أحمد فيما حكاه عنه أبو داود :أحسن شيء في هذا الباب حديث عثمان رضي الله عنه.

وصحَّحه مطلقًا الترمذي والدارقطني وابن خزيمة والحاكم وغيرهم، وذلك لما عضده من الشواهد؛ كحديث أبي المليح الرقي عن الوليد بن زوران عن أنس رضي الله عنه[9]

2- عدم الشذوذ:

الشذوذ في اللغة: هو الخروج أو المخالفة.

والشذوذ في الاصطلاح:

هو رواية الراوي المقبول مخالفًا من هو أولى منه إما عددًا أو توثيقًا[10].

والمقبول يدخل فيه.

ABM Workshops

وقد عرفه الحافظ ابن حجر في نزهة النظر، فقال :الشاذ :ما رواه المقبول مخالفًا لمن هو أولى منه.[11]

والشذوذ: قد يكون في السند وقد يكون في المتن، وقد يكون في المتن والإسناد معًا.

وقد يكون في حديث واحد أو في حديثين، وسيأتينا التفصيل في مبحث الشاذ.[12]

3- عدم العلة:

العلة في اللغة: المرض.

والعلة في الاصطلاح :شيء خفي يقدح في السند أو المتن، مع أن ظاهره السلامة منه ولا يطلع عليها في الغالب إلا الجهابذة.[13]

ويمكن أن تعرف بأنها سببٌ يَقدح في صحة حديث ظاهره الصحة والخلو منها، ولا تظهر إلا للمتبحر في هذا العلم الشريف.[14]

قال النووي :والعلة عبارة عن سبب غامض قادح مع أن الظاهر السلامة منه، ويتطرق إلى الإسناد الجامع شروط الصحة ظاهرًا، وتدرك بتفرُّد الراوي وبمخالفة غيره له مع قرائن تنبه العارف على وهمٍ، بإرسال أو وقفٍ، أو دخول حديث في حديث، أو غير ذلك؛ بحيث يغلب على ظنه، فيحكم بعدم صحة الحديث أو يتردد فيتوقَّف.[15]

ABM Workshops

والعلة تنقسم إلى قسمين:

علة قادحة. ♦

علة غير قادحة. ♦

وقد تكون في السند، وقد تكون في المتن، وقد تكون فيهما معًا.[16]

العدالة: 4–

العدالة في الأصل بمعنى الاستقامة.[17]

وفي الاصطلاح: هي حسن الإسلام مع السلامة من الفسق وخوارم المروءة.[18]

ويمكن أن نقول: العدل هو :الراوي الذي يحمل صفات تَحمِلُ صاحبها على التقوى واجتناب الأدناس، وما يُخل بالمروءة عند الناس.[19]

قال الحافظ ابن حجر» :المراد بالعدل :من له ملكة تحمله على ملازمة التقوى والمروءة

والمراد بالتقوى: اجتناب الأعمال السيئة مِن شركٍ أو فسق أو بدعة«.[20]

ABM Workshops

والمروءة: هي أن يستعمل ما يجمله أمام الناس ويُزينه ويمدحوه عليه، وأن يترك ما يدنسه ويشينه عند الناس.

والعدالة اشترطها الله عز وجل في الشهادة، واشترطها العلماء في الراوية، وإن كان بين الشهادة والراوية فروقًا؛ قال عز وجل :﴿ إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا ﴾ [الحجرات :6]، وقال عز وجل :﴿ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ ﴾ [الطلاق :2]

قال النووي» :أجمع الجماهير من أئمة الحديث والفقه أنه يشترط أن يكون ضابطًا، وأن يكون عدلًا مسلمًا بالغًا عاقلًا، سليمًا من أسباب الفسق وخوارم المروءة«...[21]

قال السيوطي» :فلا يقبل كافرٌ ومجنون مطبق بالإجماع، ومن تقطع جنونه، وأثر في زمن إفاقته، وإن لم يؤثر فيه، قاله ابن السمعاني، ولا الصغير على الأصح، وقيل :يقبل المميز إن لم يجرَّب عليه الكذبُ«[22]

بم تَثبت العدالة:

تثبت العدالة بأمرين:

ABM Workshops

1- تنصيص عدلين عليها.

2- بالاستفاضة.

قال النووي»: تثبت العدالة بتنصيص عدلين عليها أو بالاستفاضة، فمن اشتهرت عدالته بين أهل العلم وشاع الثناء عليه بها، كفى فيها؛ كمالك والسفيانين، والأوزاعي والشافعي، وأحمد وأشباههم«[23]

5- الضبط:

تعريفه»: هو قوة الحافظة، والوعي الدقيق، وحسن الإدراك في تصريف الأمور، والثبات على الحفظ، وصيانة ما كتب منذ التحمل والسماع إلى حين التبليغ والأداء«[24]

قال شيخنا ابن عثيمين»: هو الذي يحفظ ما روي تحملًا وأداءً، مثل أن يكون نبيهًا يقظًا عند تحديث الشيخ للحديث، فلا تكاد تخرج منه كلمة من فم الشيخ إلا وقد ضبطها وحفظها، وهذا هو التحمل.

أما الأداء: فأن يكون قليل النسيان؛ بحيث أنه إذا أراد أن يحدِّث بما سمعه من الشيخ أداه كما سمعه تمامًا، فلا بد من الضبط في الحالين، في حال التحمل وحال الأداء.

وضد الضبط: هو أن يكون الإنسان لديه غفلة عند التحمل، أو أن يكون كثير النسيان عند الأداء، ولا نقول :ألا ينسى؛ لأننا إذا قلنا :إنه يشترط ألا ينسى، لم نأخذ عُشر ما صح عن النبي صلى الله عليه وسلم، ولكن المراد ألا يكون كثير النسيان، فإن كان كثير

ABM Workshops

النسيان، فإن حديثه لا يكون صحيحًا؛ لاحتمال أن يكون قد نسِي، والناس يختلفون في هذا اختلافًا كثيرًا«[25].

والضبط ينقسم إلى قسمين:

1- ضبط صدر.

2- ضبط كتاب.

♦ أما ضبط الصدر:

قال الحافظ ابن حجر: »هو أن يثبت ما سمعه بحيث يتمكن من استحضاره متى شاء«[26].

♦ أما ضبط الكتاب:

قال الحافظ ابن حجر: »وضبط الكتاب هو صيانته لديه منذ سمع فيه وصححه إلى أن يؤدي منه«[27].

فالضابط في حفظه أي من لم يخطئ ولم يغفل، والضابط في كتابه؛ أي: »من حافظ عليه من أن يسرق، أو أن يوضع فيه ما ليس من حديثه، وفي هذه الحالة فهو صحيح الحديث.

...أما إن خف ضبطه فحديثُه حسن، وهو الحسن لذاته

ABM Workshops

وأما فاحش الغلط وسيئ الحفظ وكثير الغفلة، فهذا حديثه ضعيف؛ لأنه خطأه غلب على صوابه«[28].

«قوله: »عن مثله.

أي :إنه لا بد أن يكون الراوي متصفًا بالعدالة والضبط، يرويه عمن اتصف بالعدالة» والضبط، فلو روى عدل عن فاسق، فلا يكون حديثه صحيحًا، وكذا إذا روى إنسان عدلٌ جيد الحفظ عن رجل سيئ الحفظ كثير النسيان، فإن حديثه لا يُقبل، ولا يكون صحيحًا؛ لأنه لم يروه عن رجلٍ ضابط مثله«[29].

قوله» :معتمدٌ في ضبطه ونقله«؛ أي :معتمدٌ من جهة علماء الحديث أهل الجَرح والتعديل.

تدريب الراوي)1/ 53([1].

فتح المغيث)1/ 27([2].

مقدمة ابن الصلاح)ص:11([3].

نزهة النظر مع النكت)77([4].

القلائد العنبرية ص)24–25([5].

صحيح البخاري)4854([6].

ABM Workshops

[7] تيسير مصطلح الحديث للطحان ص (34).

[8] تيسير مصطلح الحديث للطحان ص (51).

[9] النكت على ابن الصلاح لابن حجر (421/1-423).

[10] التعليقات الأثرية لعلي حسن ص (30) (ط ابن الجوزي).

[11] نزهة النظر مع النكت ص (68).

[12] في شرح البيت رقم 21.

[13] التيسير والتأصيل ص (70).

[14] التعليقات الأثرية (31).

[15] التقريب والتيسير للنووي ص (14).

[16] وسيأتي المزيد عند شرح البيت رقم 24.

[17] شرح البيقونية لابن عثيمين ص (28).

[18] التيسير والتأصيل ص (76).

[19] التعليقات الأثرية (31).

[20] نزهة النظر مع النكت ص (77).

[21] التقريب والتيسير ص (16).

[22] تدريب الراوي.

ABM Workshops

	[23] التقريب والتيسير للنووي ص (16) [24] التعليقات الأثرية ص (31) [25] شرح البيقونية لابن عثيمين ص (37-38) [26] نزهة النظر مع النكت ص (77) [27] نزهة النظر مع النكت (77) [28] التيسير والتأصيل ص (80) [29] شرح البيقونية لابن عثيمين ص (39) رابط https://www.alukah.net/sharia/0/131909/%D8%B4%D8%B1%D8%AD-%D8%A7%D9%84%D8%A8%D9%8A%D9%82%D9%88%D9%86%D9%8A%D8%A9-%D8%A7%D9%84%D8%AD%D8%AF%D9%8A%D8%AB-%D8%A7%D9%84%D8%B5%D8%AD%D9%8A%D8%AD-%D9%88%D8%B4%D8%B1%D9%88%D8%B7%D9%87/#ixzz81Nnm6JHM
4.	**علت کا مطلب** علم حدیث کی اصطلاح میں علت سے مراد وہ مخفی عیب یعنی چھپا ہوا نقص ہے جو حدیث کی صحت کو مجروح کر دیتا ہے۔ اگر عیب بالکل واضح ہو تو بھی اس کا شمار علت میں نہیں ہو گا۔ حدیث معلل کے لیے ضروری ہے کہ اس کی علت مخفی ہو اور اس علت سے حدیث کی صحت مجروح ہوتی ہو۔

ABM Workshops

علت کبھی متن میں ہوتی ہے اور کبھی سند میں۔

علت کے اسباب کئی ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

1- راوی کا سماع، اپنے شیخ سے معروف نہ ہونا۔

2- تابعی کو روایت میں وہم ہو جانا، جب کہ صحابی سے روایت محفوظ ہو۔

3- روایت میں عنعنہ ہو اور ایک راوی ساقط ہو، جس کا علم دیگر طریقوں سے ہو جائے۔

4- راوی کا شیخ سے سماع ثابت ہو، لیکن اس خاص حدیث کا سماع ثابت نہ ہو۔

علت کی مثال:

الطِّيَرَةُ شِركٌ، وما منا إلا، ولكنَّ اللهَ يُذهِبُه بالتوكُّلِ.

(الراوي : عبدالله بن مسعود، المحدث : ابن القيم ، المصدر : مدارج السالكين :373/3 ، خلاصة حكم المحدث : في الصحيحين وهذه الزيادة – وهي قوله (وما منا إلا – يعني من يعتريه – ولكن الله يذهبه بالتوكل) مدرجة في الحديث من قول ابن مسعود)

ترجمہ: شگون لینا شرک ہے، اور ہم میں سے ہر ایک، مگر اللہ توکل کے ذریعے اسے دور کر دیتا ہے۔

یہ حدیث بظاہر سند و متن کے حساب سے صحیح ہے۔ لیکن اس میں "وما منا" کے الفاظ معلول ہیں، امام بخاری کہتے ہیں کہ سلیمان بن حرب کے نزدیک یہ الفاظ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ

ABM Workshops

	عنہ کے ہیں۔ اس حدیث کو عبد اللہ بن مسعود سے کئی اور لوگوں نے اس اضافے کے بغیر روایت کیا ہے۔ ● علت کا مطلب اور اس کی مثال بیان کریں؟ ● علت کے اسباب ہیں: ○ چار ○ دس ○ تین ○ دو
5.	شاذ کا مطلب جب کوئی ثقہ راوی، اوثق سے یعنی اپنے سے بہتر شخص کی مخالفت کرے تو وہ حدیث شاذ ہو گی۔ یعنی اگر منفرد راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے، جو حفظ و ضبط میں اس سے بہتر ہے تو ایسی روایت کو مسترد کر دیا جائے گا۔ نوٹ: شیخ البانی رحمہ اللہ نے سخت رد کیا ہے جو "زیادۃ الثقۃ مقبولۃ" کا غلط معنی بیان کرتے ہیں۔یعنی جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ثقہ راوی کا ہر اضافہ مقبول ہے، تو یہ بات صحیح نہیں۔ تحقیق

ABM Workshops

	بات یہ ہے کہ ثقہ راوی کا وہ اضافہ مقبول ہے جو اوثق راوی سے نہ ٹکرائے۔ اگر ثقہ راوی کا اضافہ اوثق راوی سے ٹکرا رہا ہو تو وہ اضافہ غیر مقبول ہے۔ شاذ کا معنی کیا ہے اور اس کی درست تعریف کیا ہے؟
.6	صحیح لغیرہ یہ ایسی حسن لذاتہ حدیث ہے جو کسی اور سند سے روایت بھی کی گئی ہو۔ وہ سند پہلی سند جیسی یا اس سے زیادہ مضبوط سند ہو۔ اس کو صحیح لغیرہ اس وجہ سے کہا جاتا کہ اس کا صحیح ہونا اپنی وجہ سے نہیں بلکہ دوسری سند کے اس میں انضمام کی وجہ سے ہوتا ہے۔
.7	حسن لذاتہ حسن وہ حدیث ہے ● اتصال السند: جس کی سند میں اتصال پایا جائے۔ ● العدالۃ: جس کے راوی عدل یعنی مسلمان، عقل مند، بالغ، گناہ کبیرہ سے محفوظ ہوں اور ہمیشہ گناہِ صغیرہ کرنے والے نہ ہوں۔ ● خفیف الضبط: حدیث کے راویوں میں اس کی حفاظت سے متعلق کچھ کمی پائی جائے۔ ● حدیث شاذ نہ ہو۔ ● حدیث میں کوئی پوشیدہ خامی (علت) نہ پائی جائے۔

ABM Workshops

	● حسن لذاتہ میں کونسی شرط مفقود ہوتی ہے کے جس کی وجہ سے وہ اس درجہ میں آتی ہے؟
.8	حسن لغیرہ حسن لغیرہ ایسی حدیث ہو جس کی سند میں ضعف منجبر ہو لیکن یہ متعدد طرق (اَسناد) سے روایت کی گئی ہو۔اس کے ضعیف ہونے کا سبب راوی کا فاسق یا جھوٹا ہونا نہ ہو۔اس تعریف سے ہم یہ اخذ کرسکتے ہیں کہ ایسی حدیث جس کا ضعف منجبر (متحمل) ہو حسن لغیرہ کے درجے تک دوامور کے باعث ترقی پاسکتی ہے: 1. یہ کسی اور سند سے روایت کی گئی ہو اور دوسری سند پہلی جیسی ہی یا اس سے زیادہ قوی ہو۔ 2. حدیث کے ضعیف ہونے کا سبب راوی کا کچا حافظہ، سند کا منقطع ہونا اور راوی کا بے خبر ہوناہو (یعنی راوی پر جھوٹا یا فاسق ہونے کا الزام نہ لگایا گیا ہو۔) نوٹ: ضعیف منجبر ہی حسن لغیرہ کے درجے تک پہنچتی ہے شرائط کی تکمیل پر، جب کہ ضعیف غیر منجبر جو پرلے درجے کی ضعیف ہو یا متہم بالکذب یا موضوع ہو تو ایسی حدیث کثرت طرق کے باوجود حسن لغیرہ تک نہیں پہنچتی بلکہ وہ ہر صورت میں قابل رد ہے۔(شیخ البانی رحمہ اللہ) **شرح البيقونية: الحديث الحسن** قوله: والحسن: المعروفْ طرقًا وغدت *** رِجاله لا كالصحيح اشتهرت

ABM Workshops

،يقول في تعريف الحديث الحسن: أنه ما غدت رجاله اشتهرت، لكنه نزل عن درجة الصحيح» وعرَّفه بأنه معروفة طرقه يعني أسانيده معروفة، وأن رجاله موثقون، وأنه متصل إلا أن رجاله وحملته ليسوا في الشهرة كرجال الصحيح، بل هم أقل منهم شهرة، فهو يُقبلُ ويُعمَل به، ولكن منزلته دون منزلة الصحيح، لنزول درجة رجاله، فمن المعلوم أن رجال الحديث يتفاوتون في الثقة والحفظ».[1]

وعرَّف الخطابي الحديث الحسن بتعريف قريب من هذا، فقال: «الحسن هو ما عرف مخرجه واشتهر رجاله، وعليه مدار أكثر الحديث، وهو الذي يقبله العلماء ويستعمله عامة الفقهاء».[2]

وقد تعقبه الذهبي، فقال: «هذه العبارة ليست من صناعة الحدود والتعريفات، إذ الصحيح ينطبق عليه ذلك أيضًا».[3]

فالصحيح: يعرف مخرجه وتشتهر رجاله.

ففرق الناظم بين الصحيح والحسن، فقال: «رجاله لا كالصحيح اشتهرت»؛ أي: شهرة رجال الحديث الحسن ليست كشهرة رجال الحديث الصحيح، ولكن قوله: «المعروف طرقًا»، فكذلك الصحيح طرقه معروفة.

ABM Workshops

لذلك استدرك على الناظم هذا البيت، فقال بعض العلماء:

والحسن الخفيف ضبطًا إذ غدت *** رجاله لا كالصحيح اشتهرت

فهذا التعريف أضبط وأقعد.

فنقول الحسن: «هو الحديث الذي اتصل سنده بنقل العدل الذي خف ضبطه عن مثله من غير شذوذ ولا علة».[4]

قال الحافظ ابن حجر: «خبر الآحاد بنقل عدل تام الضبط متصل السند غير معلل ولا شاذ، هو الصحيح لذاته».

ثم قال: «وإن خف الضبط، فهو الحسن لذاته».[5]

وهذا هو تعريف الحسن لذاته، فالحسن لذاته شروطه خمسة مثل شروط الحديث الصحيح، ولكن بدلًا من تام الضبط نقول: خفَّ ضبطُه.

وعرفه الذهبي فقال: «الحسن ما ارتقى عن درجة الضعيف، ولم يبلغ الصحة، فهو في منزلة بين الضعيف والصحيح.

وإن شئت قلت: الحسن ما سلِم مِن ضعف الرواة، وهذا هو الحسن لذاته».[6]

ABM Workshops

مثال الحديث الحسن :

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ((أكثروا من شهادة أن لا إله إلا الله، قبل أن يحال بينكم وبينهما، ولقِّنوها موتاكم))[7].

فهذا إسنادٌ حسن؛ لأن ضمام بن إسماعيل قال عنه الحافظ الذهبي: صالح الحديث، ليَّنه بعضهم بلا حجة[8].

والحديث الحسن ينقسم إلى قسمين:

1- حسن لذاته.

2- حسن لغيره.

♦ فالحسن لذاته: «هو ما اتصل سنده بنقل العدل الذي خَفَّ ضبطه عن مثله إلى منتهاه من غير شذوذ ولا علة»[9].

♦ أما الحسن لغيره فهو: «الضعيف إذا تعددت طرقه، ولم يكن سبب ضَعفه فسق الراوي أو كذبه»[10].

وقال الشيخ ابن عثيمين في تعريف الحسن لغيره: «هو الضعيف إذا تعدَّدت طرقه على وجهٍ يجبر بعضها بعضًا»[11].

ومن الكتب التي هي مظنة الحديث الحسن سنن أبي داود وسنن الترمذي.

---

[1] الثمرات الجنية؛ للشيخ ابن جبرين ص (28).

ABM Workshops

	معالم السنن؛ للخطابي (1 /6) [2]. الموقظة ص (6) [3]. التعليقات الأثرية (32) [4]. النخبة مع نزهة النظر (ص84) [5]. الموقظة؛ للذهبي ص (6) [6]. رواه أبو يعلي (6147) [7]. ميزان الاعتدال (2/329) [8]. تيسير مصطلح الحديث (ص 46) [9]. تيسير مصطلح الحديث ص (52) [10]. شرح البيقونية؛ لابن عثيمين ص (46) [11]. رابط: https://www.alukah.net/sharia/0/132222/%D8%B4%D8%B1%D8%AD-%D8%A7%D9%84%D8%A8%D9%8A%D9%82%D9%88%D9%86%D9%8A%D8%A9-%D8%A7%D9%84%D8%AD%D8%AF%D9%8A%D8%AB-%D8%A7%D9%84%D8%AD%D8%B3%D9%86/#ixzz81NqaGTq1
9.	ناسخ اور منسوخ حدیث نسخ کی تعریف لغوی اعتبار سے نسخ کے تین معانی ہیں۔ایک تو "ازالہ" ہے یعنی کسی چیز کو زائل کرنا جیسے سورج نے سائے کو زائل کر دیا۔دوسرا معنی ہے کسی چیز کو نقل کرنا،جیسا کہ اگر کسی کتاب میں

ABM Workshops

	سے کوئی بات نقل کی جائے تو کہا جائے گا کہ میں نے کتاب کو نسخ کر دیا ہے۔ناسخ، منسوخ کو زائل کر دیتا ہے یا پھر اسے منتقل کر دیتا ہے۔ تیسرا معنی ہے تبدیل کرنا۔ اصطلاحی مفہوم میں شریعت کے ایک حکم کی جگہ دوسرا حکم جاری کرنے کا نام نسخ ہے۔ ● نسخ کے معنی و مفہوم بیان کریں؟
10.	**2۔ مردود (غیر ثابت): ضعیف، موضوع** احادیث تین وجوہات کی بنیاد پر رد کی جاتی ہیں: a- سقوط سند کے سبب: یعنی اگر سند منقطع ہو اور درمیان میں کوئی راوی غائب ہو۔ b- راویوں کے اختلافات کے سبب: اگر کوئی راوی، ثقہ راویوں سے اختلاف کرے تب بھی حدیث ضعیف ہو جاتی ہے۔ c- طعن راوی کے سبب: اگر راوی مطعون ہو اور اس کا کردار مشتبہ ہو تب بھی حدیث ضعیف ہو جاتی ہے۔
11.	ضعیف حدیث کی تعریف لغوی اعتبار سے "ضعیف" قوی کا متضاد ہے یعنی کمزور- کمزوری جسمانی بھی ہو سکتی ہے اور معنوی بھی- یہاں معنوی کمزوری مراد ہے۔

ABM Workshops

	اصطلاحی مفہوم میں ضعیف وہ حدیث ہے جس میں حسن حدیث کی شرائط مکمل طور پر نہ پائی جاتی ہوں۔ • اگر کسی حدیث میں حسن حدیث کی شرائط نہ ہوں تو وہ حدیث۔۔۔۔۔ کہلاتی ہے۔
.12	موضوع ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں کسی من گھڑت خبر کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔ • موضوع احادیث پر عمل کرنا کیسا ہے؟
.13	مرسل ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں کوئی تابعی صحابی کے واسطے کے بغیر رسول اللہ ﷺ سے روایت کرے۔ • مرسل کی تعریف بیان کریں؟
.14	معلق ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں ابتدائے سند سے ایک یا سارے راوی ساقط ہوں۔
.15	معضل

ABM Workshops

	ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کی سند کے درمیان سے اکھٹے دو یا دو سے زیادہ راوی ساقط ہوں۔
.16	منقطع ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کی سند کسی بھی وجہ سے منقطع ہو یعنی متصل نہ ہو۔
.17	متروک ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کے کسی راوی پر جھوٹ کی تہمت ہو۔
.18	منکر ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کا کوئی راوی فاسق، بدعتی، بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا یا بہت زیادہ غفلت برتنے والا ہو۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مطابق منکر وہ حدیث ہے جس میں ضعیف راوی ثقہ کی مخالفت کرے۔
.19	**مرفوع کی دو قسمیں ہیں:** **1. حدیث متصل:** ہر صحیح حدیث اور ہر حسن حدیث کے لیے متصل السند ہونا لازمی ہے۔

ABM Workshops

یعنی ہر راوی اپنے شیخ یا استاذ سے بلا انقطاع روایت کرے۔

2. حدیث غیر متصل:

حدیث غیر متصل میں ایک یا ایک سے زیادہ راویوں کا ذکر نہیں ہوتا، یعنی سند منقطع ہوتی ہے۔

حدیث غیر متصل کی تین 3 قسمیں ہیں:

a- حدیث مرسل

b- حدیث منقطع

c- حدیث معضل

نوٹ: معلق کا تعارف بھی طلبہ کو کروایا جائے

- حدیث متصل اور غیر متصل میں کیا فرق ہے؟

20. a.

حدیث مرسل:

علم حدیث کی اصطلاح میں جس حدیث کی سند کا آخری حصہ ساقط ہو (یعنی تابعی سے اوپر کے راوی کا ذکر نہ کیا گیا ہو) وہ مرسل کہلاتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں تابعی، صحابی کا ذکر ترک

ABM Workshops

	کر دیتا ہے۔ اور اس بات کا احتمال ہوتا ہے کی صحابی کے ساتھ ساتھ کسی تابعی کا نام بھی ترک یا حذف کر دیا گیا ہو۔ حدیث مرسل ایک غیر متصل حدیث ہے۔ مرسل حدیث کی مثال: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ . (مسلم:1538)۔ محمد بن رافع نے مجھ سے بیان کیا، کہ ہمیں حجین نے بتایا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی عقیل سے، عقیل نے شہاب سے اور شہاب نے سعید بن مسیب سے روایت کی کہ: "رسول اللہ ﷺ نے درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا" (اس حدیث کی سند میں صحابی کا نام محذوف ہے، اس لیے یہ مرسل ہے)۔ • کیا مرسل حدیث پر عمل کیا جاسکتا ہے؟
.21	حدیث مرسل کو قبول کرنے کے شرائط حدیث مرسل کو قبول کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض علماء نے شرائط کے ساتھ حدیث مرسل کو قبول کرنے کی اجازت دی ہے جو یہ ہیں: 1- مرسل راوی بہت بڑے اور ثقہ تابعین میں سے ہو۔

ABM Workshops

2- دوسرے حفاظ اس روایت سے اختلاف نہ کریں۔

3- یہ حدیث کسی دوسری سند سے بھی مروی ہو۔

- کسی مرسل حدیث پر عمل کرنے کے لیے کتنی شرطوں کا ہونا لازم ہے؟ بیان کیجیے۔

22. نوٹ: تدلیس

راوی اپنے اس شیخ سے روایت کرے جن سے وہ ملا بھی ہو اور سنا بھی ہو، لیکن اس شیخ کی طرف وہ چیز بیان کی ہو جس کو وہ ان سے ناسنا ہو، ایسے صیغے سے جس میں سماع کا احتمال آتا ہو تو اسے تدلیس کہتے ہیں اور اس راوی کو مدلس، جیسے صیغہ ہو:

عن، قال

اس کا حکم یہ ہے کہ اگر تدلیس صرف "عن" سے آرہی ہو اور سماع کی تصریح نہ ہو رہی ہو تو ایسے کثیر التدلیس انسان کی روایت مردود ہے۔ اگر سماع کی تصریح ہو رہی ہو تو پھر یہ مقبول ہے، جیسے: سمعت

اگر قلیل التدلیس روایت کرتا ہے "عن" سے اور یہ یقین ہے کہ وہ ثقہ سے ہی روایت کرتا ہے تو اس کا عنعنہ سماع پر محمول کیا جائے گا، الا یہ کہ متعدد طرق کو جمع کرنے کے دوران اس کی تدلیس یا دھوکہ ثابت ہو جائے تو پھر رد کر دیا جائے گا۔

- "عن" والی روایت کا کیا حکم ہے؟

ABM Workshops

	● تدلیس کا حکم بیان کیجیے۔
23.	مرسل خفی اور تدلیس میں فرق مرسل خفی اس آدمی کی روایت جو اپنے شیخ سے روایت کرنے کا دعوی کرتا ہے حالانکہ وہ اس شیخ سے ملا ہی نہیں یا ملا تو ہے لیکن سماع ثابت نہیں۔ مدلس اس کو کہتے ہیں جو شیخ سے ملا بھی وہ اور سنا بھی ہو لیکن اس مخصوص روایت کے سماع میں وضاحت نہیں کر رہا ہو کہ اس نے مخصوص روایت سنی ہے نہیں سنی ہے۔ جو عن کی وجہ سے شک پیدا ہو رہا ہے اس کے زائل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ سمعت کہدے۔ اسی احتیاط کو دیکھ کر مستشرقین بول اٹھے کہ مسلمانوں نے احادیث کی توثیق کے لیے جو محنت کی اس کی نظیر تاریخ میں ملنا مشکل ہے۔ یاد رہے محدثین کے پاس کئی خیار ہوتے ہیں سندوں کو لینے میں، محدثین اس میں احتیاط کا دامن اپناتے ہوئے اعلی سے اعلی اور موثق سے موثق سند کا انتخاب کرتے ہیں اور احتمالات کو رد کر دیتے ہیں۔ جن کو محدثین کے اس عمل کا پتا نہیں ہوتا وہ لوگ کہتے ہیں کہ محدثین نے جن روایات کو چھوڑ دیا ہو سکتا ہے اس میں بہت سارا علم ہو گا۔ دراصل حقیقت یہ ہے کہ اعلی معیار کو لے کر غیر معیاری کو چھوڑ دینے سے یہ شبہ پیدا ہونا ہی غلط ہے۔ بلکہ اس سے تو اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔

ABM Workshops

	• کسی بھی حدیث اور سند کو لینے کے معاملے محدیثین کا طرز عمل کیا ہوتا ہے؟ • مرسل خفی اور تدلیس میں کیا فرق ہے؟
.24	b. حدیث منقطع: علم حدیث کی اصطلاح میں اس حدیث کو 'منقطع' کہتے ہیں جس کی سند میں کسی جگہ انقطاع پایا جائے۔چاہے، وہ ابتدا میں ہو، درمیان میں ہو یا آخر میں، لیکن امام نووی کے نزدیک منقطع وہ حدیث ہے جس میں تابعی کے نام کو حذف کردیا جائے۔یعنی تبع تابعی، کسی صحابی سے روایت کرے۔ جیسے: امام مالک (تبع تابعی) کا مشہور صحابی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرنا، ظاہر ہے یہاں درمیان میں تابعی کا نام حذف کردیا گیا ہے۔حدیث منقطع بھی ایک غیر متصل حدیث ہے۔ • اگر کسی حدیث کی سند میں کوئی راوی غائب ہو جائے یا حذف ہو جائے تو ایسی حدیث کو کیا کہتے ہیں؟
.25	c. حدیث معضل:

ABM Workshops

علم حدیث کی اصطلاح میں معضل اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند میں ایک سے زیادہ راوی (کم از کم دو) لگاتار انداز سے حذف کیے ہوں۔ حدیث معضل ایک ضعیف حدیث ہے۔ یہ مرسل اور منقطع سے بھی نہایت کم درجہ رکھتی ہے۔ حدیث معضل بھی ایک غیر متصل حدیث ہے۔

معضل حدیث کی مثال:

للمملوكِ طعامُه وَكسوتُه بالمعروفِ ولا يُكلَّفُ منَ العملِ إلَّا ما يطيقُ.

(الراوي : أبو هريرة ،المحدث : الحاكم ، المصدر : معرفة علوم الحديث :81، خلاصة حكم المحدث : معضل إلا أنه قد وصل خارج الموطأ)

امام حاکم نے قعنبی سے اور انہوں نے امام مالک سے روایت کی ہے کہ امام مالک تک یہ بات پہنچی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: "غلام کو رائج انداز سے اس کا کھانا اور کپڑا ملے گا اور اس پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا جائے گا۔"

اس حدیث میں امام مالک اور ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان دو راوی چھوٹ گئے ہیں۔ ہمیں ایک اور دوسری صحیح سند سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مالک نے یہ حدیث محمد بن

ABM Workshops

	عجلان سے سنی تھی۔انہوں نے اپنے والد عجلان تابعی سے اور عجلان نے ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی تھی۔ ● معضل حدیث میں کیا خرابی ہوتی ہے؟
26.	صحت کے اعتبار سے کتب حدیث کے طبقات محدثین نے روایات کی صحت و وقت کے لحاظ سے، تمام کتب حدیث کو، چار طبقات میں تقسیم کیا ہے۔
27.	کتب حدیث کا پہلا طبقہ 1۔ صحیح بخاری-----امام بخاری (المتوفی 256ھ) 2۔ صحیح مسلم------امام مسلم (المتوفی 261ھ) 3 مؤطا امام مالک----امام مالک (المتوفی 179ھ)
28.	کتب حدیث کا دوسرا طبقہ مندرجہ ذیل کتابوں کے بعض راوی، ثقاہت کے اعتبار سے، پہلے کے راویوں سے کم تر درجہ رکھتے ہیں۔ لیکن ان کو بہر حال، قابل اعتماد مانا جاتا ہے۔ 4۔ سنن نسائی-----اما نسائی (303ھ)-(نسائی میں ضعیف حدیثیں سب سے کم ہیں)

ABM Workshops

	5۔ جامع ترمذی----امام ترمذی (المتوفی 279ھ) 6۔ سنن ابی داؤد----امام ابو داؤد (المتوفی 275ھ)
29.	کتب حدیث کا تیسرا طبقہ مندرجہ ذیل کتابوں میں صحیح اور ضعیف ہر قسم کی روایات موجود ہیں لیکن قابل اعتماد روایات کا عنصر غالب ہے۔ 7۔ سنن ابن ماجہ----امام ابن ماجہ (المتوفی 273ھ) 8۔ سنن دارمی------امام دارمی (المتوفی 255ھ) 9-مسند احمد----------امام احمد (المتوفی 241ھ) 10۔ صحیح ابن خزیمہ----امام خزیمہ (المتوفی 311ھ) 11۔ صحیح ابن حبان-----امام ابن حبان (المتوفی 354ھ) 12۔ مستدرک للحاکم-------امام حاکم (المتوفی 405ھ) 13۔ سنن بیہقی---------امام بیہقی (المتوفی 458ھ) 14۔ سنن دار قطنی-------امام دار قطنی (المتوفی 385ھ) 15-کتب طبرانی-------امام طبرانی (المتوفی 360ھ)

ABM Workshops

	16۔ تصانیف طحاوی-----علامہ طحاوی (المتوفی 321ھ) 17۔ مسند شافعی----------امام شافعی (المتوفی 204ھ)
30.	کتب حدیث کا چوتھا طبقہ مندرجہ ذیل تالیفات، رطب ویابس کا مجموعہ ہیں۔ جھوٹی اور من گھڑت روایات بھی، ان میں بکثرت موجود ہیں۔ واعظین، مؤرخین، اصحاب تصوف، اور متاخرین فقہا، کا سہارا ایہی کتابیں ہیں۔ ان کتابوں کی سختی سے چھان بین کرنا ضروری ہے۔ 18۔ تصانیف ابن جریر طبری---(المتوفی 310ھ) 19۔ کتب خطیب بغدادی--- (المتوفی 463ھ) 20۔ تصانیف ابو نعیم اصفہانی--- (المتوفی 430ھ) 21۔ تصانیف ابن عساکر----- (المتوفی 371ھ) 22۔ تصانیف دیلمی صاحب فردوس (المتوفی 509ھ) 23۔ تصانیف کامل ابن عدی (المتوفی 365ھ)

ABM Workshops

	24۔ تصانیف ابن مردویہ ---- (المتوفی 410ھ) 25۔ تصانیف واقدی ---- (المتوفی 207ھ) ابن سعد کے استاد

کتب حدیث کی قسمیں

.31	1- جامع: (جمع جوامع) جامع ، حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں تمام موضوعات پر حدیثیں موجود ہوں۔ بالخصوص عقائد ، احکام ، رقاق ، آداب طعام و شرب ، تفسیر و تاریخ و سیرت ، قیام و قعود و سفر ، مناقب و مثالب اور باب الفتن وغیرہ ، جیسے: a- الجامع المسند الصحیح من أمور رسول الله ﷺ وسننه وأيامه (صحيح البخاري)
.32	2- مسند: (جمع مسانید) مسند میں احادیث ، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ناموں کے حروف تہجی کے اعتبار سے بالترتیب جمع کی جاتی ہیں۔ ان میں صحابہ کا حسب و نسب اور ان کی اسلامی خدمات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ پھر ان سے مروی احادیث درج کی جاتی ہیں۔ جیسے: a- مسند امام احمد بن حنبل (المتوفی 241ھ) b- مسند ابی داود طیالسی (المتوفی 204ھ)

ABM Workshops

	c- مسند بقی بن مخلد (المتوفی 296ھ)
.33	3- معجم: (جمع معاجم) معجم میں احادیث، بالترتیب حروف تہجی، شیوخ، بلدان اور قبائل کے ناموں کے لحاظ سے درج کی جاتی ہیں۔ جیسے: a- معجم کبیر للطبرانی (المتوفی 360ھ) b- معجم متوسط للطبرانی c- معجم صغیر للطبرانی
.34	4- مستدرک: (جمع مستدرکات) مستدرک، حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں کسی دوسرے مصنف کی شرائط کے مطابق احادیث جمع کی جائیں جو اصل مصنف کی کتاب میں موجود نہ ہوں۔ جیسے: مستدرک حاکم علی الصحیحین (امام حاکم نیشاپوری المتوفی 405ھ) اس کتاب میں امام حاکم نے امام بخاری اور امام مسلم کی شرائط کے مطابق احادیث جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔
.35	5- مستخرج: (جمع مستخرجات)

ABM Workshops

	مستخرج میں حدیث کا عالم کسی دوسرے مصنف کی کتاب میں درج ذیل احادیث کو اپنی سند سے بیان کرتا ہے۔اس طرح یہ دوسری سند پہلی سند سے کسی مرحلے پر جا کر مل جاتی ہے۔ جیسے: a- مستخرج ابی بکر اسماعیل علی صحیح البخاری۔ b- مستخرج ابی عوانہ علی صحیح مسلم c- مستخرج ابی علی طوسی علی الترمذی۔ d- مستخرج محمد بن عبد المالک بن ایمن علی سنن ابی داود۔
.36	6- مصنَّف مصنف میں ہر صحابی کی روایات کو فقہی ابواب کی ترتیب کے ساتھ مرتب کیا جاتا ہے۔ جیسے مصنف عبد الرزاق (المتوفی 211ھ)
.37	7۔ سنن حدیث کی وہ کتب جن میں صرف احکام کی احادیث جمع کی گئی ہوں مثلاً سنن نسائی، سنن ابن ماجہ،اور سنن ابی داود وغیرہ۔
.38	8۔اربعین حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی بھی موضوع سے متعلق چالیس احادیث ہوں۔

ABM Workshops

حفظ اربعین کی فضیلت والی حدیث ضعیف ہے۔

39. 9۔ اجزاء

اجزاء جزء کی جمع ہے۔ اور جزء اس چھوٹی سی کتاب کو کہتے ہیں جس میں ایک خاص موضوع سے متعلق بالاستیعاب احادیث جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہو مثلا: جزء رفع الیدین از امام بخاری وغیرہ۔

40. 10۔ اطراف

وہ کتاب جس میں ہر حدیث کا ایسا حصہ لکھا گیا ہو جو باقی حدیث پر دلالت کرتا ہو مثلا: تحفۃ الأشراف از امام مزی وغیرہ۔

41. آثار

ایسے اقوال اور افعال جو صحابۂ کرام اور تابعین کی طرف سے منقول ہوں۔

42.

بعض اعتراضات وردود کا سلسلہ بضمن احادیث

الکوثری	مصر	التنکیل
ابوریة	مصر	الانوار الکاشفة—عبد الرحمن بن یحیی المعلمي

ABM Workshops

	احمد امین	مصر	السنة ومكانتها في التشريع
	شاخت، دولیسون گولڈزیہر		بحوث في تاريخ السنة المشرقة
	علامہ رشید رضا	مصر	تاب ورجع–مفتاح كنوز السنة والمنار
	60 ہزار مستشرقین کے کتب کارد		علامہ ناصر الدین الالبانی
	پرویزی	پاکستان	مقام حدیث صحیح اسلام آئینۂ پرویزیت–عبد الرحمن کیلانی برہان المسلمین
	طلوع اسلام	پاکستان	تفہیم اسلام بجواب دو اسلام
	رد خبر احاد (قرن ثانی کی انتہاء)		الرسالة (حجية خبر الآحاد)–امام شافعی
43.	صحائف الصحابہ		

ABM Workshops

(1) صحیفہ صادقہ - عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا صحیفہ تھا۔ (ابن عبد البر: جامع بیان العلم وفضلہ 1:73، الخطیب: تقیید العلم ص 84-85)۔

نوٹ: صحیفہ صادقہ اگر آج بھی کوئی دیکھنا چاہے تو وہ مسند احمد ج 2 ص 158-226 پر ملاحظہ کر سکتا ہے۔

(2) صحیفہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ (ابن حجر: تھذیب التھذیب، ج 4 ص 236)

(3) صحیفہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ (ترمذی - کتاب الاحکام - باب الیمین مع الشاھد)

(4) صحیفہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما (یہ مخطوطہ ترکی کے مکتبہ شہید علی میں موجود ہے)

(5) صحیفہ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما (بخاری - کتاب الجھاد - أبواب الصبر عند القتال واذالم یقاتل فی اول النھار صبر، ولاتمنو القاء العدو)

(6) صحیفہ أبو رافع مولی رسول اللہ ﷺ (الخطیب: الکفایۃ، ص 330)

(7) صحیفہ أبو ہریرہ (ابن عبد البر: جامع بیان العلم وفضلہ ج 1 ص 73، یہ صحیفہ طبع ہو کر شائع ہوا، محمد حمید اللہ کی تحقیق کے ساتھ)

(8) صحیفہ أبو موسی اشعری (یہ مخطوطہ ترکی کے مکتبہ شہید علی میں موجود ہے)

ABM Workshops

	(9)صحیفہ ابو سلمہ نبیط بن شریط اشجعی کوفی (یہ مخطوطہ دار الکتب الظاہریہ میں موجود ہے) (10)صحیفہ صحیحہ - ہمام بن منبہ رحمہ اللہ (یہ صحیفہ طبع ہو کر شائع ہوا، محمد حمید اللہ کی تحقیق کے ساتھ) [بحوث في تأريخ السنة المشرفة–د. أكرم ضياء العمري]
44.	منکرین حدیث کے اعتراضات اس موضوع پر راقم الحروف (شیخ ارشد بشیر عمری مدنی سلمہ اللہ) کے یوٹیوب پر بزبان اردو و انگریزی بیانات موجود ہیں۔ ضرور ملاحظہ فرمائیں۔
45.	مستشرقین کا اعترافِ حفاظتِ حدیث عظمت تو وہ ہے جس کا اعتراف مخالفین کریں، مشہور جرمن مستشرق ڈاکٹر سپرنگر نے "الاصابہ فی تمیز الصحابہ" کے ایڈیشن طبع 1886 کے مقدمے میں لکھا ہے کہ۔ "کوئی قوم دنیا میں ایسی نہیں گزری اور نہ آج موجود ہے جس نے مسلمانوں کی طرح اسماء الرجال کا عظیم الشان فن ایجاد کیا ہو۔ جس کی بدولت پانچ لاکھ مسلمانوں کا حال معلوم ہو سکتا ہے"۔(ابن حجر، الاصابہ فی تمیز الصحابہ، مقدمہ سپرنگر مطبوعہ کلکتہ)

ABM Workshops

.46

حدیث کی سند- شیخ ارشد بشیر عمری مدنی تا محمد ﷺ

ارشد بشیر عمری مدنی–ڈاکٹر عبد اللہ جولم–عبد الواجد العمری–ابو القاسم الاعظمی–عبد الرحمن مبارکپوری- شاہ نذیر حسین محدث دہلوی–شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی–شاہ عبد العزیز محدث دہلوی–شاہ ولی اللہ محدث دہلوی-ابو طاہر الکردی مدنی–ابراہیم الکردی المدنی–احمد القشاشی–احمد الشناوی–امام رملی–امام زکریا- حافظ ابن حجر عسقلانی–ابو اسحاق التنوخی–ابو العباس الصالحی–امام الزبیدی–امام السجزی–امام داودی- امام سرخسی–امام فربری–امام بخاری–امام حمیدی-سفیان–یحیی بن سعید الانصاری- محمد بن ابراہیم تیمی–امام علقمہ–عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ–محمد ﷺ

ABM Workshops

Section: 3

AB... ops

50 اصطلاحات-علوم الحدیث

.1	مصطلح یا اصطلاح	مصطلح یا اصطلاح کا معنی ہے: کسی شے کو بنانے میں قوم کا اتفاق۔ یا لغوی معنی سے دوسرے معنی کی مراد بیان کرنے کے لئے کسی لفظ کا استخراج، اصطلاح کہلاتا ہے۔ اس میں لغوی معنی کی کبھی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ جیسے: صلاۃ، زکوۃ یا حج وصوم وغیرہ۔
	Mustalah ya istelaah	Kisi shae ko banane me qaum ka ittifaaq. Ya loghawi maana se doosre maana ki muraad bayan karne ke liye kisi lafz ka istikhraaj, istilaah kahlaata hai. Is me loghawi maana ki kabhi zarurat hi nahi rahti. Jaise: salaah, zakaah, haj, saum waghaira.
.2	ائمہ ستہ	اس سے مراد وہ چھ ائمہ محدثین ہیں جنہیں احادیث کو جمع کرنے، ان سے فقہی مسائل استنباط کرنے، ان پر عمل کرنے اور ان حادیث کی طرف دعوت دینے کا شرف حاصل ہوا۔ جن میں سب سے بڑے اور انتہائی محترم و معزز امام محمد بن اسماعیل البخاری، پھر امام مسلم بن الحجاج القشیری، پھر بالترتیب امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمھم اللہ ہیں۔
	Aemma sittah	Is se muraad wo 6 aemma muhaddiseen hain jinhe ahadees ko jama karne, in se fiqhi masael istinbaat karne, inh par amal karne aur in ahadees ki taraf dawat dene ka sharaf haasil huwa. Jin me sab se bade aur intihaaee mohtaram wa muazzaz imaam Muhammad bin Ismael Bukhari, phir imaam Muslim bin Hajjaaj Qushyari, phir bittarteeb imaam Abu Dawood, imaam Tirmizi, imaan Nasaee aur imaam Ibne Maajah rahimahumullaah hain.
.3	کتب ستہ	حدیث کی چھ مشہور کتابوں کو کہا جاتا ہے، جن کے نام یہ ہیں: صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن أبوداؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ۔
	Kutub e Sittah	Hadees ki 6 mash-hoor kitabo ko kaha jaata hai, jin ke naam ye hain: Saheeh Bukhari, Saheeh Muslim, Sunan Abu Dawood, Sunan Tirmizi, Sunan Nasaee aur Sunan Ibne Maajah.

یہ وہ چار ائمہ کرام ہیں جنہوں نے السنن نام کی کتب لکھیں اور ان احادیث کو جمع کیا جن میں فقہی مسائل رسول اللہ ﷺ سے وارد تھے اور یوں سب سے پہلے انہوں نے فقہی مسائل پر مبنی کتبِ حدیث پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ یہ فقہ الحدیث کی کتب بھی کہلاتی ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں: امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمھم اللہ ۔	اصحاب سنن	.4
Ye woh 4 aemma kiraam hain jinho ne "assunan" naam ki kutub likhein aur in ahadees ko jama kiya jin me fiqhi masael Rasool ﷺ se waarid the aur yu sab se pahle unho ne fiqhi masael par mabni kutub e hadees pesh karne ki sa'adat haasil ki. Ye fiqhul hadees ki kutub bhi kahlaati hain, ashaab e sunan ke naam ye hain: imaam Abu Dawood, imaam Tirmizi, imaan Nasaee aur imaam Ibne Maajah rahimahumullaah	Ashaab e Sunan	
السنن سے مراد۔۔ محدثین کے نزدیک۔۔ وہ کتب حدیث ہیں جن کی احادیثِ احکام کو ان کے مؤلفین نے فقہی ابواب کی ترتیب دی ہے۔ جیسے کتاب طہارۃ، صلاۃ، زکوۃ، وغیرہ آخر تک۔ اس لئے یہ فقہ الحدیث کی کتب ہیں۔ یہی وہ ترتیب ہے جسے بہت پسند کیا گیا اور یہی انداز تالیف ہے جو بعد کے فقہاء نے اپنی تصنیفات میں اپنایا۔ سنن کی کتب یہ ہیں: سنن أبو داؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ۔	سنن	.5
Sunan se muraad muhaddiseen ke nazdeek wo kutub hain jin ki ahadees ahkaam ko unke muallifeen ne fiqhi abwaab ki tarteeb di hai. Jaise kitab tahara, salaah, zakaah waghaira aakhir tak. Isliye ye fiqhul hadees ki kutub hain. Yahi wo tarteeb hai jise bohat pasand kiya gaya aur yahi andaaze taleef hai jo bad ke fuqahaa ne apni tasnifaat me apnaaya. Sunan ki kutub ye hain: Sunan Abu Dawood, Sunan Tirmizi, Sunan Nasaee aur Sunan Ibne Maajah.	Sunan	

No.	Term	Description
.6	شیخین	امام بخاری وامام مسلم چونکہ ان محدثین میں سے ہیں جن کی فقاہت اور ثقاہت میدان حدیث میں سب سے برتر ہے اس لئے ان دونوں کو شیخین کے لقب سے کتب حدیث میں یاد کیا جاتا ہے۔
	Shaikhain	Imam Bukhari wa Imam Muslim choonke un muhaddiseen me se hain jin ki faqahat aur saqahat maidaan e hadees me sab se bartar hai isliye in dono ko shaikhain ke laqab se kutub e hadees me yaad kiya jaata hai.
.7	صحیحین	صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو صحیحین کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں صحیح احادیث روایت کرنے میں دوسری تمام کتب سے ممتاز ومنفرد ہیں۔ اور ساری اَحادیث صحیح ومعتبر ومقبول ہے امام نووی اور ابن تیمیۃ نے اجماع نقل کیاہے اور اجماع معصوم عن الخطاہے
	Sahihain	Saheeh Bukhari aur Saheeh Muslim ko sahihain kaha jaata hai. Ye dono saheeh ahadees riwayat karne me doosri tamaam kutub se mumtaaz wa munfarid hainin mai moujood sari ahadees sahih hai aur mutabar aur mqbool hain imam nawawy aur ibne tai,miyyah ne ijma naqal kia hai aur ijma Masoom anil kata hota hai
.8	متفق علیہ	جس حدیث کا متن صحیح بخاری و صحیح مسلم میں یکساں ہو مگر سند اپنی اپنی ہو اسے متفق علیہ کہتے ہیں۔
	Muttafaq alaih	Jis hadees ka matan saheeh bukhari wa saheeh muslim me yaksaa ho magar sanad apni apni ho ise muttafaq alaih kahte hain.
.9	سنت	اَحادیث میں عموما سنت رسول ﷺ کے طریقے کو کہتے ہیں۔ کسی اور کا طریقہ سنت نہیں کہلا سکتا۔
	Sunnat	Ahadees main aam tour per Rasool ﷺ ke tareeqe ko kahte hain. Kisi aur ka tareeqa sunnat nahi kahla sakta.

10.	اثر	عربی میں باقی ماندہ کو کہتے ہیں۔ اصطلاح حدیث میں یا تو یہ لفظ حدیث کا ہم معنی ہے یا پھر صحابہ وتابعین کی طرف منسوب ان کے اقوال، افعال اور فتاوی وغیرہ کا نام ہے۔
	Asar	Arabi me baaqi maanda ko kahte hain. Istilaah e hadees me ya to ye lafz hadees ka ham maana hai ya phir sahaba wa tabaeen ki taraf mansoob unke aqwaal, afa'al aur fatawa waghaira ka naam hai.
11.	اربعین	حدیث کی ایک مختصر ابتدائی کتاب جس میں چالیس احادیث ہوتی ہیں ۔ جیسے اربعین نووی اور اربعین البلدانیہ۔ اربعین نوویہ میں 42 احادیث ہیں جن میں اسلام کی ساری اہم معلومات ہیں بڑے جوامع الکلم ہیں 40 حدیث یاد کرنے کی فضیلت پر جو مشہور حدیث ہے وہ ضعیف ہے
	Arbaeen	Hadees ki ek mukhtasar ibtidaaee kitab jis me 40 ahadees hoti hain Jaise arbaeen nawawi aur arbaeen al-buldaaniyyah.
12.	استشہاد	کسی روایت میں اضافے کے ثبوت کے لئے یا ابہام کے ازالے کے لئے کوئی اور روایت بطور شاہد کے تلاش کرنا جو نسبت حدیث کی صحت کو مضبوط کردے۔
	Istish-haad	Kisi riwayat me izaafa ke suboot ke liye ya ibhaam ke izaale ke liye koi aur riwayat bataure shahid ke talaash karna jo nisbate hadees ki sehhat ko mazboot karde.
13.	استنباط	لغت میں کنویں سے ڈول کے ذریعہ پانی نکالنے کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں آیت یا حدیث یا سیرت نبوی وصحابہ سے کوئی شرعی مسئلہ یا حکم کشید کرنے کو کہتے ہیں۔
	Istinbaat	Lughat me kunwe se dol nikaalne ko kahte hain. Istilaah me aayat ya hadees ya seerate nabawi wa sahaba se koi shar'ee masla ya hukum kasheed karne ko kahte hain.

یہ ایسا علم ہے جس میں حدیث کی سند کے ہر راوی کے نام، نسب، کنیت اور لقب کو اس لئے بیان کیا جاتا ہے تاکہ اس سے ملتے جلتے دوسرے راویوں کو فرق کرنے میں آسانی ہو جائے اور ضعیف و ثقہ میں فرق کیا جاسکے۔ علماء نے اس کی بیالیس سے زیادہ انواع لکھی ہیں۔	اسماء الرجال	.14
Ye aisa ilm hai jis me hadees ki sanad ke har raawi ke naam, nasab, kuniyat aur laqab ko is liye bayaan kiya jaata hai taake is se milte julte doosre raawiyo ko farq karne main asani ho aur zaeef wa siqa me farq kiya jaasake. Ulama ne is ki 42 se zyaada anwaa likhi hain.	Asmaaur Rijaal	
جڑ یا بنیاد کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں سند حدیث کی ابتداء جہاں سے ہوتی ہے اسے اصل کہتے ہیں۔	اصل	.15
Jad ya bunyaad ko kahte hain. Istilaah me sanade hadees ki ibtidaa jaha se hoti hai use asal kahte hain.	Asl	
علم دین کے انتہائی ثقہ، باعمل اور ماہر عالم کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع ائمہ آتی ہے۔ ہماری تاریخ میں بے شمار ائمۂ کرام آئے۔ جو اپنے اپنے میدان کے ماہر ہونے کی وجہ سے امام کہلائے۔	امام	.16
Ilm e deen ke intihaaee siqa, baa amal aur maahir aalim ko kahte hain. Iski jama aemma aati hai. Hamari tareekh me beshumar aemma kiraam aae, jo apne apne maidaan ke maahir hone ki waja se imaam kahlaae.	Imaam	
کتاب کا (Sub Chapter)، یہ وہ کتابی حصہ ہوتا ہے جس میں خاص مسئلے کی طرف استنباط سے محدث راہنمائی کرتا ہے۔ اور جس کا مصدر اگلی حدیث ہے۔ یہی محدث کی فقاہت اور درایت کو ثابت کرتا ہے۔	باب	.17
Kitaab ka sub chapter, ye wo kitaabi hissa hota hai jis me khaas masle ki taraf istinbaat se muhaddis rahnumaae karta hai. Aur jis ka masdar agli hadees hai. Yahi muhaddis ki faqahat aur dirayat ko saabit karta hai.	baab	

18.	تعارض	ایک ہی مسئلے میں دو ہم پلہ مخالف احادیث کا ہونا۔ تعارض کہلاتا ہے۔ ورنہ یہ تعارض نہیں۔
	Ta’aruz	Ek hi masle me 2 ham palla ahadees ka hona ta’aur kahlta hain, warna ye ta’aruz nahi.
19.	ترجیح	بظاہر تعارض ہونے کی صورت میں دونوں احادیث میں جو قوی حدیث ہو اسے عمل واستنباط کے لئے زیادہ مناسب قرار دینا ترجیح کہلاتا ہے۔
	Tarjeeh	Bazahir ta’aruz hone ki surat me dono ahadees me jo qawi hadees ho use amal wa istinbaat ke liye zyada munasib qaraar dena tarjeeh kahlaata hai.
20.	جرح	راوی حدیث کی علمی، اخلاقی اور اعتقادی حالت کے علاوہ اس کے حافظہ وغیرہ کو غیر درست اور کمزور یا غلط پانے کے بعد اسے ضعیف قرار دینا اسے جرح کہتے ہیں۔
	Jarah	Raawiye hadees ki ilmi, akhlaaqi aur e’teqaadi haalat ke alaawa uske haafize waghaira ko ghair durust aur kamzor ya ghalat paane ke bad ise zaeef qaraar dena, ise jarah kahte hain.
21.	تعدیل	راوی حدیث کی علمی، اخلاقی، اور اعتقادی حالت کے علاوہ اس کے حافظہ وغیرہ کو درست اور صحیح پانے کے بعد اسے ثقہ قرار دینا اسے تعدیل کہتے ہیں تاکہ اس کی حدیث قبول کی جاسکے۔
	Ta’deel	Raawiye hadees ki ilmi, akhlaaqi aur e’teqaadi haalat ke alaawa uske haafize waghaira ko durust aur saheeh paane ke bad use siqa qaraar dena, ise ta’deel kahte hain taake iski hadees qabool ki jaasake.
22.	جامع	محدثین اپنی اصطلاح میں جامع اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں عموماً آٹھ قسم کی احادیث لکھی گئی ہوں۔ ۱۔ احادیث عقائد وایمان ۲۔ احادیث احکام ۳۔ احادیث رقاق ۴۔ احادیث آداب ۵۔ احادیث تفسیر ۶۔ احادیث شمائل، تاریخ وسیر ۷۔ احادیث فتن ۸۔ احادیث زہد واخلاق صحیح بخاری و صحیح مسلم دو ایسی کتب ہیں جنہیں جامع کہا جاتا ہے۔

Muhaddiseen apni istilaah me jaame' us kitaab ko kahte hain jis me umuman 8 qisam ki ahadees likhi gaee ho: 1. Ahadees e Aqaaed o Eemaan 2. Ahadees e Ahkaam 3. Ahadees e Riqaaq 4. Ahadees e Aadaab 5. Ahadees e Tafseer 6. Ahadees e Shamael, Tareekh wa siyar 7. Ahadees e Fitan 8. Ahadees e Zohd wa Akhlaaq Saheeh Bukhari aur Saheeh Muslim 2 aisi kutub hain jinhe jaame' kaha jaata hai.	Jaame'	
یہ وہ لفظ ہے جسے محدث روایت کے وقت اس وقت استعمال کرتا ہے جب اسے روایت کی صحت کا یقین نہ ہو۔ جیسے: قِیْلَ، ذُکِرَ اور رُوِیَ کے الفاظ۔	صیغہ تمریض	.23
Ye wo lafz hai jise muhaddis riwayat ke waqt us waqt istemaal karta hai jab ise riwayat ki sehhat ka yaqeen na ho. Jaise: qeela, zukira aur ruwiya ke alfaaz.	Seghae tamreez	
یہ وہ لفظ ہے جسے محدث روایت کے وقت اس وقت استعمال کرتا ہے جب اسے روایت کی صحت کا یقین ہو۔ جیسے: قَالَ، ذَکَرَ اور رَوَی وغیرہ کے الفاظ۔	صیغہ جزم	.24
Ye wo lafz hai jise muhaddis riwayat ke waqt us waqt istemaal karta hai jab ise riwayat ki sehhat ka yaqeen ho. Jaise:qaala, zakara aur rawa waghaira ke alfaaz.	Seghae jazm	
راستہ کو کہتے ہیں اس کی جمع طرق ہے۔ عموماً یہ لفظ سند کے لئے استعمال ہوتا ہے۔	طریق	.25
Raaste ko kahte hain, iski jama turuq hai. Umooman ye lafz sanad ke liye istemaal hota hai.	Tareeq	
ایسا علم جس میں ان شرعی احکام سے بحث ہوتی ہو جن کا تعلق عمل سے ہے اور جن کو تفصیلی دلائل سے حاصل کیا جاتا ہے۔	فقہ	.26

Aisa ilm jis me un shar’ee ahkaam se bahes hoti hai jinka ta’lluq amal se hai aur jinko tafseeli dalael se haasil kiya jaata hai.	Fiqh	
یہ وہ شخص ہے جو حدیث روایت کرتا ہے۔	راوی	.27
Ye wo shakhs hai jo hadees riwayat karta hai.	Raawi	
ہر وہ حدیث جو روایت کردہ ہو۔	مروی	.28
Har wo hadees jo riwayat karda ho.	Marwi	
شیخ کی حدیث سننے کے بعد اسے بلند آواز سے مجمع میں دوسرے طلبہ تک پہنچانے والا۔	مستملی	.29
Shaikh ki hadees sunne ke bad use buland aawaaz se majme me doosre talaba tak pahunchane waala.	Mustamli	
محدثین میں یہ اعلی ترین مقام و مرتبہ اور لقب ہے۔ معاصرین کے مقابلے میں جو حدیث اور علل حدیث میں اپنے حفظ، اتقان اور گہرائی میں لاثانی ہو اور متاخرین کے لئے بھی وہ مرجع بن جائے۔ آج اس لفظ سے مراد امام بخاری رحمہ اللہ ہی لئے جاتے ہیں۔ ابو الاشبال نے کہا: 8 لاکھ سے زیادہ اسانید حفظ ہوں جیسے امام احمد بن حنبل، علی بن المدینی، یحیی بن معین، اور امام بخاری	امیر المؤمنین فی الحدیث	.30
Muhaddiseen me ye a’la tareen maqaam wa martaba hai. Muasireen ke muqaable me jo hadees aur ilal e hadees me apne hifz, itqaan aur gahraae me laasaani ho aur mutakhireen ke liye bhi wo marja ban jaae. Aaj is lafz se muraad Imaam Bukhari hi liye jaate hain.	Ameerul mu’mineen fil hadees	
ایسا راوی جس میں عدل، ضبط تام اور اتقان جیسی اعلی صفات موجود ہوں۔ یہی لفظ اگر تکرار کے ساتھ ہو تو تعدیل کا اعلی درجہ رکھتا ہے۔	ثِقَۃ	.31
Aisa raawi jis me adalat, zabt e taam aur itqaan jaisi a’la sifaat maujood ho. Yahi lafz agar takraar ke saath ho to ta’deel ka a’la darja rakhta hai.	Siqah	

ایسا راوی جو عدل وضبط کے اعلی درجہ پر فائز ہو۔ اگر وہ ثقہ ہو تو تعدیل کا اعلی درجہ اسے حاصل ہو گا۔	ثَبْت	.32
Aisa raawi jo adl wa zabt ke a’la darje par faaiz ho. Agar wo siqa ho to ta’deel ka a’la darja ise haasil hoga.	Sabt	
یہ لقب اس محدث کے لئے استعمال ہوتا ہے جو روایت و درایت کا عالم وماہر ہو۔ ابو الاشبال: 3 لاکھ اسانید کا حافظ ہو	حافظ	.33
Ye laqab us muhaddis ke liye istemaal hota hai jo riwayat aur dirayat ka aalim wa maahir ho.	Haafiz	
جو تمام احادیث کا سندی اور متنی اعتبار سے اور جرح وتعدیل وتاریخ کے اعتبار سے احاطہ کر چکا ہو، جس سے علم حدیث کا بہت کم حصہ ازبر ہونے سے رہ گیا ہو۔ ابو الاشبال: یہ اصطلاح دخیل ہے متقدمین میں رائج نہ تھی	حاکم	.34
Jo tamaam ahadees ka sanadi aur matani e’tibaar se aur jarah wa ta’deel wa tareekh ke etibaar se ihaata kar chuka ho, jis se ilm e hadees ka bohat kam hissa azbar hone se rah gaya ho.	Haakim	
جسے تین لاکھ احادیث سند سمیت یاد ہوں اور احادیث کے ہر نکتے پر اس کی گہری نظر ہو کہ وہ صحیح ہے یا ضعیف۔	حجۃ	.35
Jise 3 laakh ahadees sanad samet yaad ho aur ahadees ke har nukte par uski gahri nazar ho ke wo saheeh hai ya zaeef.	Hujjah	
وہ جو ہر بات بڑی پختگی سے کرتا ہو اور اس پختگی میں کمزوری یا غلطی نہ ہو۔	مُتْقِن	.36
Wo jo har baat badi pokhtagi se karta ho aur us pokhtagi me kamzori ya ghalti na ho.	Mutqin	
کسی بھی حدیث کے بارے میں یہ فیصلہ دینا کہ صحیح ہے یا ضعیف۔	محدث	.37
Kisi bhi hadees ke baare me ye faisla dena ke hadees saheeh hai ya zaeef.	Muhaddis	

.38	علم الحدیث روایۃً	ایسا علم جس میں رسول کریم ﷺ کی طرف منسوب اقوال، افعال، تقریر یا اوصاف کے ضبط اور اس کے الفاظ کی تحریر پر مشتمل مباحث ہوں۔ کہ ان کی روایت کیسے ہوئی؟
	Ilmul hadees riwayatan	Aisa ilm jis me Rasool ki taraf mansoob aqwaal, af'aal, taqreer ya ausaaf ke zabt aur uske alfaaz ki tahreer par mushtamil mabahis ho ke unki riwayat kaise hui?
.39	علم الحدیث درایۃً	چند قوانین جن کے ذریعے سے سند و متن کے حالات کا علم ہو۔ یا وہ قوانین جو راوی اور مروی کی حالت بتادیں کہ انہیں قبول کیا جائے یہ رد؟ اس یہ میں معنی بھی ہے کہ روایت حدیث کے ساتھ فہم اور فقہ الحدیث پر نظر ہو، روایت و درایت کی بہترین مثال صحیح البخاری ہے جس میں سند اصح درجہ پر ہے اور اور ابواب بندی میں فقہ بھی اتم درجہ پر ہے (فقه البخاری فی تراجمه)
	Ilmul hadees dirayatan	Chand qawaneen jin ke zariye se sanad wa matan ke halaat ka ilm ho. Ya wo qawaneen jo raawi aur marwi ki haalat batadein ke inhe qabool kiya jaae ya rad? Isme ya mane hai ke faham aur fiqh ul hadees per bhi nazar ho , Sahih bukhari riwat o dirayat ki bahatareen missal hai
.40	متن	وہ کلام جہاں سند آکر ختم ہو جائے۔
	Matan	Wo kalaam jaha sanad aakar khatam ho jaae.
.41	سند	راویوں کا وہ سلسلہ ہے، جو تبع تابعی، تابعی، صحابی سے ہو کر اس "متن" تک پہنچتا ہے جو رسول اللہ ﷺ سے منسوب ہے۔
	Sanad	Raawiyo ka wo silsila hai jo tabe taabae, taabae, sahabi se hokar us matan tak pahunchta hai jo Rasool ﷺ se mansoob hai.
.42	حدیث	حدیث کا لغوی معنیٰ 'جدید' یا 'نئی چیز' ہے۔ اصطلاح میں حدیث سے مراد ہر وہ خبر ہے جو رسول اللہ ﷺ سے منسوب کی گئی ہو، جو رسول اللہ ﷺ کے قول، فعل، تقریر (اقرار)، اخلاقی اور ذاتی صفات پر مبنی ہو۔

		(اسانیدِ احادیث کی تصحیح ضروری ہے ورنہ شک رہے گا۔)
	Hadees	Hadees ka loghawi maana jadeed ya naee chee hai. Istilaah me hadees se muraad har wo khabar hai jo rasool ﷺ se mansoob ki gaee ho, jo rasool ﷺ ke qaul, fe’l, taqreer, akhlaaqi aur zaati siffaat par mabni ho. (asaneed ahadees ki tas-heeh zaruri hai warna shak rahega.)
.43	حدیث قولی	یہ آپ ﷺ کے ارشادات ہیں جو آپ ﷺ ہی کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔
	Hadees e qauli	Ye aap ﷺ ke irshadaat hain jo aap ﷺ hi ki taraf mansoob kiye jaate hain.
.44	حدیث فعلی	آپ ﷺ کی روز مرہ زندگی کی وہ اعمال ہیں جو آپ ﷺ نزول وحی الٰہی کے عین مطابق بجالاتے تھے۔
	Hadees e fe’li	Aap ﷺ ki roz marrah zindagi ke wo a’maal hain jo aap ﷺ nuzoole wahiye ilaahi ke aen mutaabiq baja laate the.
.45	حدیث تقریری	یہ کسی صحابی یا صحابیہ کا کوئی عمل، قول یا فعل ہے جسے یا تو آپ ﷺ نے سننے کے بعد برقرار رکھا سکوت اختیار فرماتے ہوئے (آپ ﷺ نے انکار نہیں کیا)
	Hadees e taqreeri	Ye kisi sahabi ya sahabiya ka koi amal, qaul ya fe’l hai jise ya to aap ﷺ ne sunne ke bad barqaraar rakha sukoot ikhtiyaar karte huve (aap ﷺ ne inkar nahi kia)

الآیات والاحادیث – علوم الحدیث

الآیات

1.

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّـهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّـهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّـهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ. (آل عمران:31)

Say, [O Muhammad], "If you should love Allah, then follow me, [so] Allah will love you and forgive you your sins. And Allah is Forgiving and Merciful."

کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا انتہائی مہربان ہے۔

Kah dijiye! Agar tum Allaah Ta'ala se muhabbat rakhte ho to meri tabedaari karo, khud Allaah tum se muhabbat karega aur tumhare gunaah maaf farma dega aur Allaah Ta'ala bada bakhashne waala maherbaan hai.

2.

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا. (الحشر: 7)

And whatever the Messenger has given you - take; and what he has forbidden you - refrain from.

اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو، اور جس سے روکے رک جاؤ۔

Aur tumhe Rasool jo kuch de lelo, aur jis se roke ruk jaao.

3.

وَأَطِيعُوا اللّـهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ. (آل عمران: 132)

And obey Allah and the Messenger that you may obtain mercy.

اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

Aur Allaah aur uske Rasool ki farmabardaari karo taake tum par rahem kiya jaae.

4.

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللّـهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ. وَمَن يُطِعِ اللّـهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللّـهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ. (النور: 51–52)

ATM Workshops

The only statement of the [true] believers when they are called to Allah and His Messenger to judge between them is that they say, "We hear and we obey." And those are the successful. And whoever obeys Allah and His Messenger and fears Allah and is conscious of Him - it is those who are the attainers.	
ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لئے بلایا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان میں فیصلہ کر دے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا۔ یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ جو بھی اللہ کی، اس کے رسول کی فرماں برداری کریں، خوف الٰہی رکھیں اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں، وہی نجات پانے والے ہیں۔	
Eemaan waalo ka qaul to ye hai ke jab unhe is liye bulaya jaata hai ke Allaah aur uska Rasool unme faisla karde to wo kahte hain ke ham ne suna aur maan liye. Yahi log kaamyaab hone waale hain. Jo bhi Allaah Ta'ala ki, uske Rasool ki farmabardaari karein, khauf e ilaahi rakhen aur uske azaabo se darte rahein, wahi najaat paane waale hain.	
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّـهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّـهَ إِنَّ اللَّـهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. (الحجرات: 1)	.5
O you who have believed, do not put [yourselves] before Allah and His Messenger but fear Allah. Indeed, Allah is Hearing and Knowing.	
اے ایمان والے لوگو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو۔ یقیناً اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔	
Aye eemaan waale logo! Allaah aur uske Rasool se aage na badho aur Allaah se darte raha karo. Yaqeenan Allaah Ta'ala sunne waala, jaanne waala hai.	
وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ. إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ. (النجم: 3-4)	.6
Nor does he speak from [his own] inclination. It is not but a revelation revealed.	
اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں۔ وہ تو صرف وحی ہے جو کی جاتی ہے۔	
Aur na wo apni khwahish se koi baat kahte hain. Wo to sirf wahi hai jo ki jaati hai.	
وَأَنزَلَ اللَّـهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ. (النساء: 113)	.7
And Allah has revealed to you the Book and wisdom and has taught you that which you did not know.	

ARM Workshops

	اللہ نے تجھ پر کتاب وحکمت اتاری ہے اور تجھے وہ سکھایا ہے جسے تو نہیں جانتا تھا۔
	Allaah Ta'ala ne tujh par kitaab wa hikmat utaari hai aur tujhe wo sikhaaya hai jise tu nahi jaanta tha.
.8	وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ. (النحل: 44)
	And We revealed to you the message that you may make clear to the people what was sent down to them
	یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کردیں۔
	Ye zikr (kitaab) ham ne aap ki taraf utaara hai ke logo ki jaanib jo naazil farmaaya gaya hai aap use khol khol kar bayaan kardein.
.9	وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَن يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا. (الأحزاب: 36)
	It is not for a believing man or a believing woman, when Allah and His Messenger have decided a matter, that they should [thereafter] have any choice about their affair. And whoever disobeys Allah and His Messenger has certainly strayed into clear error.
	اور (دیکھو) کسی مومن مرد وعورت کو اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، (یادرکھو) اللہ اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا۔
	Aur dekho kisi momin mard aur aurat ko Allaah aur uske Rasool ka faisla ke baad apne kisi amr ka koi ikhtiyaar baaqi nahi rahta, yaad rakho Allaah Ta'ala aur uske Rasool ki jo bhi naafarmaani karega wo sareeh gumraahi me padega.
.10	مَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ. (النساء: 80)
	He who obeys the Messenger has obeyed Allah.
	جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی۔
	Jisne Rasool ki ita'at ki yaqeenan usne Allaah ki ita'at ki.

الأحاديث

.1

من كذَبَ عليّ مُتعَمِّدًا فلْيَتَبوَّأْ مَقْعدَهُ مِنَ النارِ. (صحيح البخاري: 1291)

Whosoever tells a lie against me intentionally then surely let him occupy his seat in Hell-Fire.

جو شخص بھی جان بوجھ کر میرے اوپر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

Jo shakhs bhi jaan boojh kar mere oopar jhoot bole wo apna thikaana jahannam me banale.

.2

مَنْ أَحْدَث فِي أَمْرِنا هَذَا مَا لَيَس فيه فَهُو رَدٌّ. (صحيح البخاري: 2697)

"If somebody innovates something which is not in harmony with the principles of our religion, that thing is rejected."

جس نے ہمارے دین میں از خود کوئی ایسی چیز نکالی جو اس میں نہیں تھی تو وہ قابلِ رد ہے۔

Jisne hamare deen me az-khud koi aisi cheez nikaali jo is me nahi thi to wo qaabile rad hai.

.3

فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي. (البخاري: 5063، مسلم:1401)

He who does not follow my tradition in religion, is not from me (not one of my followers).

میرے طریقے سے جس نے بے رغبتی کی وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

Mere tareeqe se jisne be-raghbati ki wo mujh me se nahi hai.

.4

فعليكم بسُنَّتي وسُنَّةِ الخُلَفاءِ الرَّاشِدينَ المَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عليها بالنَّواجِذِ، وإيَّاكم ومُحدَثاتِ الأُمورِ؛ فإنَّ كُلَّ بِدعةٍ ضَلالةٌ

(سنن أبي داؤد: 4607) .

You must then follow my sunnah and that of the rightly-guided caliphs. Hold to it and stick fast to it. Avoid novelties, for every novelty is an innovation, and every innovation is an error.

تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقۂ کار کو لازم پکڑنا، تم اس سے چمٹ جانا، اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ لینا، اور دین میں نکالی گئی نئی باتوں سے بچتے رہنا، اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

A M Workshops

Tum meri sunnat aur hidayat yaafta khulafae rashideen ke tareeqe kar ko laazim pakadna, tum isse chimat jaana, aur ise daanto se mazboot pakadna, aur deen me nikaali gaee naee baato se bachte rahna, is liye ke har naee baat bad’at hai, aur har bid’at gumraahi hai.	
كلُّ أمتي يدخلون الجنةَ إلا من أبى . قالوا : يا رسولَ اللهِ ، ومن يأبى ؟ قال : من أطاعني دخل الجنةَ ، ومن عصاني فقد أبى. (صحيح البخاري: 7280)	.5
"All my followers will enter Paradise except those who refuse." They said, "O Allah's Apostle! Who will refuse?" He said, "Whoever obeys me will enter Paradise, and whoever disobeys me is the one who refuses (to enter it).	
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا”ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان کے جنہوں نے انکار کیا۔ “صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ !انکار کون کرے گا؟ فرمایا”جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو میری نافرمانی کرے گا اس نے انکار کیا۔“	
Saari ummat jannat me jaaegi siwaae unke jinho ne inkaar kiya. Sahaba ne arz kya: ya rasoolallaah inkaar kaun karega? Farmaya: jo meri ita’at karega wo jannat me daakhil hoga aur jo meri naafarmaani karega usne inkaar kiya.	
نَضَّرَ اللهُ امْرَءًا سَمِعَ مَقالَتي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَها (سنن الترمذي: 2658)	.6
"May Allah beautify a man who hears a saying of mine, so he understands it, remembers it, and conveys it.	
اللہ اس بندے کو خوش وخرم رکھے جس نے میری بات سنی،اسے سمجھا،اسے یاد کیا اور اسے آگے تک پہنچادیا۔	
Allaah Ta’ala us bande ko khush wa khurram rakhe jisne meri baat suni, ise samjha, ise yaad kiya aur ise aage tak pahuncha diya.	
ألا إني أوتيتُ القرآنَ ومِثلَه معَه. (مسند أحمد: 17174)	.7
Beware! I have been given the Qur'an and something like it.	
آگاہ رہو مجھے قرآن دیا گیا اور اس کے ساتھ اس جیسی ایک اور چیز۔	
Aagaah raho mujhe Qur’aan diya gaya aur iske saath is jaisi ek aur cheez.	
لقد تركتُكم على مثلِ البَيْضَاءِ ، لَيلُها كَنهارِها ، لا يَزيغُ عَنها إلا هالكٌ. (صحيح الترغيب: 59)	.8

ABM Workshops

I am leaving you upon a (path of) brightness whose night is like its day. No one will deviate from it after I am gone but one who is doomed.	
میں تمہیں ایسی واضح شریعت پر چھوڑ کر جارہا ہوں جس کی رات بھی دن جیسی ہے، جو بھی اس سے کجی اختیار کرے گا وہ ہلاک ہو گا۔	
Mai tumhe aisi waazeh shari’at par chod kar jaaraha hoon jis ki raat bhi din jaisi hai, jo bhi isse kaji ikhtiyaar karega wo halaak hoga.	
بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً. (صحيح البخاري: 3461)	9.
Convey (my teachings) to the people even if it were a single sentence.	
میرا پیغام لوگوں کو پہنچاؤ! اگرچہ کہ وہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔	
Mera paighaam logo ko pahunchaao! Agarcheke wo ek ayat hi kyu na ho.	

------------*********------------

ABM Workshops